

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

اَلْيَدْنَ رَسُولِ اللّٰهِ لَهُمْ فِي مَوَدِّعِيْنَ



عَبْدُ الْمَلِكِ الْقَاسِمُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی اربعہ

معدت البریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com



کتاب و سنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

جملہ حقوق اشاعت برائے دارالابلاغ محفوظ ہیں

نام کتاب

ایک دن رسول اللہ ﷺ کے گھر میں

تالیف عبدالملک القاسم
ناشر محمد طاہر نقاش
قیمت

پاکستان میں ہماری کتب مندرجہ ذیل اداروں سے مل سکتی ہیں

دارالاندلس - مرکز القادسیہ - 7230549 - دارالاسلام شرمشہ - 7232400 - مکتبہ المدینہ - 7230585 - مکتبہ سفیر - 7237184 - کتاب سرائے - 7320318 -
اسلامی ایکڈمی - 7357587 - نعمانی کتب خانہ - 7321865 - مکتبہ رحمانیہ - 7224228 - مکتبہ دارالحدیثی - 7639557 - البکر بیہ کتب خانہ - 8385526 -
راولپنڈی - نجیاتی علی گھیری بازار - 5535168 - اسلام آباد - مسجد اسلامک سس - 2260356 - فیصل آباد - مکتبہ اسلامیہ بیرون انٹرنیشنل پورہ بازار -
831204 - کراچی - مکتبہ نورحرم - 4965724 - اسی کتب ڈسٹری بیوٹرز - 7787137 - مکتبہ دارالقرآن - 021-2211998 - مکتبہ خانہ امجد بازار -
دہلی اور حیدرآباد کتب خانہ - 214720 - حیدرآباد - مکتبہ دعوت اسلامیہ - 0333-2607264

0300 لاہور
4453358 پاکستان
دارالابلاغ پبلسٹرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

3 ————— ۱۹۹ رسول اکرم ﷺ کے گھر میں

فہرست

۶ مقدمہ
۱۱ زیارت
۱۷ سفر
۲۲ رسول اکرم ﷺ کے اوصاف
۲۵ رسول اللہ ﷺ کا طرز گفتار
۲۸ گھر کے اندر
۳۲ قریبی رشتے دار
۳۹ رسول اکرم ﷺ اپنے گھر کے اندر
۴۳ آنحضرت ﷺ کا طور طریقہ
۵۰ سرور کائنات ﷺ کی بیٹیاں
۵۷ ازدواجی زندگی

4 ————— (پس ۶۶ رسول اکرم ﷺ کے گھر میں

- ۶۴ تعددِ زوجات
- ۷۰ ہادی عالم ﷺ کی ظرافت
- ۷۵ آپ ﷺ کی نیند مبارک
- ۸۰ نمازِ تہجد
- ۸۳ نمازِ فجر کے بعد
- ۸۳ چاشت کی نماز
- ۸۶ گھر اور نفلی نمازیں
- ۸۲ رہبرِ کامل ﷺ کا رونا
- ۹۰ آنحضرت ﷺ کی خاکساری
- ۹۶ سرورِ کائنات ﷺ کا خادم
- ۱۰۰ مہمان اور تحفہ
- ۱۰۹ بچوں سے شفقت
- ۱۱۷ بردباری، نرمی اور صبر

5 _____ لائسنس ۵۶ رسول اکرم ﷺ کے گھر میں

۱۲۹ رسول اکرم ﷺ کا کھانا
۱۳۸ دوسروں کی آبروریزی پر دفاع
۱۴۱ ذکر الہی کی کثرت
۱۴۴ پڑوسی
۱۴۶ بہترین اجتماعی زندگی
۱۴۷ حقوق کی ادائیگی
۱۴۹ صبر و شجاعت
۱۵۷ دائے نبوی ﷺ
۱۶۳ خاتمہ
۱۶۶ الوداع

————— (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

دیباچہ

تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے نبی کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا، اور درود و سلام نازل ہو رسولوں کے سردار اور رحمت للعالمین ﷺ پر۔

اللہ تعالیٰ کی حمد اور رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام کے بعد:

اکثر لوگ اس زمانے میں غلو کے شکار ہیں، کچھ تو ایسے ہیں کہ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں اس قدر غلو کیا کہ۔ اللہ کی پناہ۔ شرک کے درجے تک پہنچ گئے، جیسے کہ رسول اللہ ﷺ کو پکارنا اور آپ سے مدد طلب کرنا، اور کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو آپ کی سنت اور طریقہ کار سے بالکل ہی غافل ہیں تو انہوں نے آپ ﷺ کی ہدایت کو زندگی کا مشعلِ راہ بنایا اور نہ ہی اسے رہنما سمجھا۔

7 ————— ۱۵۹ رسول اکرم ﷺ کے گھر میں

آپؐ کی سیرت طیبہ اور لمحات زندگی کو آسان شکل میں لوگوں کو پیش کرنے کے لئے چند اوراق پر مشتمل یہ کتابچہ ہے جو آپؐ کی مکمل سیرت طیبہ کو سمیٹ تو نہیں سکتا مگر یہ چند جھلکیاں ہیں جو آپؐ کے اوصاف کریمہ سے ماخوذ ہیں۔

(۱) فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيهِ أَنَّهُ بَشَرٌ

وَأَنَّ خَيْرُ خَلْقِ اللَّهِ كُلِّهِمْ

(۲) أَغْرُ عَلَيْهِ لِلنَّبُوءَةِ خَاتَمٌ

مِنْ نُورٍ يَلُوحُ وَيَشْهَدُ

(۳) وَضَمَّ إِلَيْهِ اسْمَ النَّبِيِّ إِلَى اسْمِهِ

إِذَا قَالَ فِي الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ أَشْهَدُ

(۴) وَشَقَّ لِسَهُ مِنْ اسْمِهِ لِيُجِلَّهُ

فُذُو الْعَرْشِ مَحْمُودٌ وَهَذَا أَحْمَدُ

(۱) آپؐ کی بابت علم کی انتہا یہ ہے کہ آپؐ بشر ہیں اور

8 ————— (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) (۱) وہ رسول (ﷺ) کے گھر میں

آپ تمام مخلوقات میں سب سے بہتر ہیں۔

(۲) وہ گورے ہیں ان پر اللہ عزوجل کی جانب سے نبوت کی مہر ثبت کی ہوئی ہے جو چمکتی ہے اور (آپ رسالت کی) گواہی دیتی ہے۔

(۳) اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملا لیا جیسا کہ مؤذن پانچوں وقت کے اذان میں کہتا ہے:
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ۔

(۴) اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے نام کو اپنے نام سے مشتق کیا تاکہ آپ کا مرتبہ بلند کرے پس عرش والا محمود ہے اور یہ احمد ہیں۔
اگرچہ اس دنیا میں ہم پیارے نبی ﷺ کے دیدار سے محروم رہے اور روز و شب نے ہمارے اور آپ کے درمیان دوریاں پیدا کر دی ہیں، پھر بھی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ان لوگوں

کے زمرے میں کر دے جن کے بارے میں اللہ کے رسول
ﷺ نے فرمایا:

(ہماری آرزو ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں! صحابہؓ نے
عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ
نے فرمایا: تم تو ہمارے اصحاب ہو، ہمارے بھائی تو وہ لوگ ہیں
جو ابھی دنیا میں نہیں آئے، صحابہؓ نے کہا: یا رسول اللہ آپ
کے امتی جو ابھی تک اس دنیا میں آئے ہی نہیں آپ انہیں
کیوں کر پہچانیں گے؟ آپ نے فرمایا: بھلا تم دیکھو اگر کسی
شخص کے سفید پیشانی، اور سفید ہاتھ پاؤں والے گھوڑے،
سیاہ مشکلی گھوڑوں میں مل جائیں تو کیا وہ اپنے گھوڑے نہیں
پہچانے گا؟! صحابہ نے کہا بیشک وہ تو پہچان لے گا، آپ نے
فرمایا: تو میری امت کے لوگ قیامت کے دن آئیں گے اس

10 ————— (سُورَةُ الرَّسُولِ) صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں

حال میں کہ بسبب وضو اُن کے چہرے، ہاتھ اور پاؤں چمکتے ہوں گے، اور میں حوضِ کوثر پر اُن میں سب سے پہلے پہنچا رہوں گا.....) [صحیح مسلم شریف]۔

ہم اللہ عزوجل سے دعا گو ہیں کہ ہمیں اُن لوگوں کے زُمرے میں کر دے جو آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ کی طلب میں لگے رہتے ہیں، نیز آپ کے سنت کی اتباع کرتے اور آپ کے طور طریقے کو اپناتے ہیں، اور ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ رب العالمین ہمیں ہمیشہ ہمیش والی جنت میں آپ کی رفاقت عطا کرے، اور آپ ﷺ کی کدو کاوش کا بھرپور بدلہ عنایت کرے۔

اور درود و سلام نازل ہو ہمارے نبی محمد ﷺ پر اور آپ کے تمام آل و اصحاب پر۔

عبد الملک القاسم

زیارت

ہمیں چاہئے کہ ہم گزرے ہوئے زمانے کی طرف لوٹیں اور گزشتہ صفحات کی ورق گردانی کریں، ہم اُسے پڑھیں اور غور فکر کریں، حروف اور الفاظ کے واسطے سے اللہ کے رسول ﷺ کے گھر کی زیارت کریں، آپ کے گھر میں داخل ہوں اور اُس کی حالات سے واقف، اور اُس کے حادثات سے آشنا ہوں، اور آپ کی باتوں کو سنیں، بیتِ نبوی میں ہم صرف اور صرف ایک دن قیام کر کے عبرت حاصل کریں اور آپ کے قول و فعل سے اپنے دل کو منور کریں۔

دورِ حاضر میں لوگوں کے علم آشکارا ہوئے اور کتبِ بنی کی کثرت ہوئی جس کے نتیجے میں لوگ کتب، رسائل، فلم اور اور

12 ————— (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

دیگر وسائل کے ذریعہ شرق و غرب کی زیارت کرنے لگے، ہم رسول اللہ ﷺ کے گھر کی شرعی زیارت کے ان سے زیادہ حقدار ہیں، ہمیں چاہئے کہ ہم آپ کے گھر کے ماحول کو غور سے دیکھیں اور جس چیز کی بھی معرفت حاصل ہو اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔

وقت کی تنگی کے باعث ہم فقط بیت نبوی ﷺ کے اہم گوشوں کا ملاحظہ کریں گے، اور ہم اپنے آپ کو اس کے سانچے میں ڈھالیں گے، نیز اپنے گھروں میں اسے عملی جامہ پہنائیں گے۔

برادران اسلام: ہم بیتے ہوئے لمحات اور گزرے ہوئے زمانے کی سیر فقط انہیں سننے اور دیکھنے کے لئے نہیں کر رہے ہیں، بلکہ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کو پڑھ کر، اس پر عمل کر کے،

لیکن وہ رسول اکرم ﷺ کے گھر میں ————— 13

اور آپ کے طور طریقے پر چل کر، آپ کی محبت کو واجب سمجھ کر ہم اللہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اللہ عزوجل کی رضا و خوشنودی حاصل کریں گے، اور آپ سے محبت کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ ہم ہر اس چیز میں آپ کی اطاعت کریں، جس کا آپ نے ہمیں حکم دیا ہے، اور اپنے آپ کو ہر اس چیز سے بچائیں جس سے آپ نے ہمیں منع فرمایا ہے، نیز ہم ہر اس خبر کی تصدیق کریں جسے آپ نے ہم تک پہنچایا ہے۔

اللہ عزوجل نے آپ کی اطاعت اور آپ کی حکم بجا آوری، نیز آپ کو پیشوا اور نمونہ ہونے کے بارے میں فرمایا:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ [آل عمران: ۳۱].

14 ————— (سبحان و رسول اکرم ﷺ کے گھر میں)

(کہہ دیجئے! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا بڑا مہربان ہے)۔

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا﴾ [الأحزاب: ۲۱]۔

(یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ - موجود - ہے، ہر اس شخص کیلئے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے)۔

اللہ تعالیٰ نے نبی مکرم ﷺ کی اطاعت اور تابعداری کا ذکر قرآن شریف کے اندر تقریباً چالیس مرتبہ دہرایا ہے، اور بندوں کی سعادت اور آخرت کی نجات اتباع رسول ہی میں

15 ————— ایسے ۵۶ رسول (کرم) صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں

مضمر ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ☆ وَمَنْ
يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَاراً خَالِداً
فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ﴾ [النساء: ۱۳، ۱۴].

(اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی فرمانبرداری کرے گا
اسے اللہ تعالیٰ جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہ
رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی
ہے ☆ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی
کرے اور اس کی مقرر کردہ حدوں سے آگے نکلے اسے وہ جہنم
میں ڈال دے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اور ایسوں ہی کے
لئے رسوا کن عذاب ہے۔)

16 ————— (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں

اور رسول ﷺ نے اپنی محبت کو ایمان کی چاشنی کے حصول کا سبب بتایا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(جس شخص کے اندر تین باتیں ہوں گی اسے ایمان کی چاشنی مل گئی: یہ کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ اس کے نزدیک دوسرے تمام لوگوں سے محبوب ہوں.....) [متفق علیہ]۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا: (اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم میں کا کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے باپ بیٹے سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں) [متفق علیہ]۔

ہمیں چاہئے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ کو سیکھیں اور اس پر عمل پیرا ہوں۔

سفر

رسول اللہ ﷺ کے گھر کا سفر، آپ کی حیات طیبہ کے سنہرے لمحات اور آپ کے بہترین طریقہ کار میں اگر ہم ثواب کی امید رکھیں تو یہ بہت ہی دل چسب بات ہے، یہ نصیحت، عبرت، سیرت، نمونہ، اتباع اور اقتداء ہے، اور ہمارا یہ سفر کتابوں اور صحابہ کرام سے مروی واقعات کے ذریعہ ہوگا ورنہ تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور جگہ کے لئے رخت سفر باندھنا جائز نہیں ہے خواہ وہ سفر کسی قبر کیلئے ہو یا اللہ کے رسول ﷺ کے گھر کا یا اور کہیں کا ہو، نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"لَا تُشَدُّ الرَّحَالَ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِي هَذَا، وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى" [متفق علیہ].

(تین مسجدوں: مسجد نبوی، مسجد حرام اور مسجد اقصی کے علاوہ

18 ————— (سُورَةُ الرَّسُولِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) کے گھر میں

اور جگہ کا سفر نہ کیا جائے۔)

ہمارے اوپر واجب ہے کہ ہم اللہ کے رسول ﷺ کا حکم بجا لائیں اور ثواب کی امید کرتے ہوئے ان تینوں مسجدوں کے علاوہ اور کہیں کے لئے رخت سفر نہ باندھیں اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمُ عَنْهُ

فَاتَّهُوا﴾ [الحشر: ۷].

(اور تمہیں جو کچھ رسول دیں لے لو، اور جس سے روکیں

رک جاؤ۔)

اور ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ کے رسول ﷺ کے صرف اسی طریقے کی جستجو اور تلاش میں ہوں جس میں ہمارے لئے نمونہ اور مثال ہو، ابن وضاح فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فتنہ کے ڈر سے اس پیڑ کو کاٹنے کا حکم دے دیا جس کے

لائسنس 69 رسول (ﷺ) کے گھر میں ————— 19

نیچے آپ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی گئی تھی اور وہ کاٹ دیا گیا کیونکہ لوگ وہاں جا جا کے نمازیں پڑھنا شروع کر دئے تھے [صحیح بخاری و مسلم]۔

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ غار حراء کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ اللہ کے نبی ﷺ اس غار میں نبوت سے پہلے یکسو ہو کر اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے، اور اسی غار میں آپ ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی، لیکن نزول وحی کے بعد نہ تو آپ اور نہ آپ کے صحابہ اس غار پر کبھی چڑھے اور نہ ہی اس کے قریب گئے، حالانکہ نبی کریم ﷺ اور آپ پر ایمان لانے والے نبوت کے بعد دس سال سے بھی زیادہ مکہ میں رہے، نہ کبھی آپ نے غار حراء کی زیارت کی، اور نہ ہی اس پر چڑھے، اور ہجرت کے بعد آپ ﷺ مکہ کئی بار تشریف لائے مثلاً حدیبیہ کا عمرہ، فتح مکہ

20 ————— (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) رسول اللہ ﷺ کے گھر میں

جس میں آپ نے تقریباً مکہ میں بیس دن قیام کیا، اور جعرانہ کا عمرہ، لیکن آپ غار حراء کے پاس نہ تو آئے اور نہ ہی اس کی زیارت کی [مجموع الفتاویٰ: ۲۵۱/۲۷]۔

اب ہم مدینہ منورہ کا نظارہ کر رہے ہیں اور مدینہ کی سب سے بڑی نشانی ہمارے سامنے احد پہاڑ ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

" هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ " [متفق علیہ]۔

(یہ ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے الفت رکھتا ہے اور جس سے ہم محبت کرتے ہیں)۔

قبل ازیں ہم رسول اللہ ﷺ کے گھر میں داخل ہوں، اس کی بنیاد اور شکل کو دیکھیں، ہمیں آپ کے چھوٹے گھر اور معمولی بستر پر متعجب نہیں ہونا چاہئے کیونکہ رسول اللہ ﷺ دنیا کے

21 ————— ایک 69 رسول (ﷺ) کے گھر میں

بارے میں سب سے بڑے زاہد اور اسے کمتر سمجھنے والے تھے
آپ دنیا کی زیب و زینت کو دیکھتے، اور نہ ہی اس کی دولت کو،
بلکہ آپ کے آنکھوں کی ٹھنڈک تو نماز میں تھی [سنن نسائی]۔

آپ ﷺ نے دنیا کے بارے میں فرمایا:

"مَا لِي وَلِلدُّنْيَا، مَا مَثَلِي وَمَثَلُ الدُّنْيَا إِلَّا كَرَائِبِ

سَارٍ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ فَاسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ سَاعَةً مِنْ

نَهَارٍ، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَ كَهَا" [رواه الترمذی]۔

(ہمیں دنیا سے کیا لینا دینا، ہماری اور دنیا کی مثال تو اس

مسافر کی سی ہے جس نے گرمی کے زوال میں سفر کیا، اور کسی سایہ

دار درخت کے نیچے ایک گھنٹہ آرام کیا، پھر چھوڑ کر چلا گیا)۔

اب ہم رسول ﷺ کے گھر آگئے ہیں اور ہم مدینہ کی گلیوں

میں چل رہے ہیں..... یہ کھجور کے تنے، مٹی اور بعض پتھروں

22 ————— (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

سے بنے ہوئے ازواج مطہرات کے حجرے ہیں جن کی چھتیں کھجور کی ہیں۔

اور حسنؓ کہتے تھے کہ میں عثمان بن عفانؓ کے دور خلافت میں ازواج مطہرات کے گھروں میں داخل ہوتا تھا اور ان کی چھتوں کو۔ نیچی ہونے کی وجہ سے۔ ہاتھوں سے چھولیتا تھا۔ یہ خاکساری کا مظاہرہ کر نیوالا گھر چھوٹے چھوٹے کمروں پر تو ضرور مشتمل تھا لیکن ایمان، فرمانبرداری اور وحی و رسالت سے معمور اور آباد تھا۔

رسول اکرم ﷺ کے اوصاف

اب ہم بیت نبویؐ سے قریب ہو کر دروازے پر دستک دے رہے ہیں تاکہ ان پاک ہستیوں کے ساتھ جنہیں نبی اکرم ﷺ کے دیدار کا شرف حاصل ہے تصور کی دنیا کا سیر کر سکیں، اور انؐ

23 ————— ۱۵ؓ ۶ؓ رسولؐ لکے گھر میں

سے آپؐ کے اوصاف حمیدہ کو سن کر یہ محسوس کریں کہ جیسے ہم بھی آپؐ کی لذت دیدار سے لطف اندوز ہو رہے ہوں۔

براء بن عازبؓ فرماتے ہیں: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا، وَأَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ" [رواه البخاري].

(آپؐ چہرہ کے اعتبار سے سب سے زیادہ خوبصورت اور اخلاق میں سب سے اچھے تھے، نہ تو آپ اتنے لمبے تھے کہ ظاہر ہو اور نہ ہی پست قد کے تھے)۔

نیز فرماتے ہیں: (نبی کریمؐ درمیانہ قد اور چوڑے موٹھوں والے تھے، آپؐ کے بال کانوں کی لوتک لٹکتے تھے، ایک بار میں نے آپؐ کو سرخ جوڑوں میں دیکھا، میں نے آپؐ سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز کبھی دیکھی ہی

24 ————— (سنن ابوسعید خدری) جلد دوم صحیح بخاری شریف میں

نہیں) [صحیح بخاری شریف]۔

ابو اسحاق سبعی سے مروی ہے (کہ ایک مرتبہ براء بن عازبؓ سے ایک آدمی نے سوال کیا: کیا اللہ کے رسول ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح تھا؟ آپؐ نے جواب دیا: نہیں، بلکہ چاند کی طرح تھا) [صحیح بخاری شریف]۔

اور حضرت انسؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں: (میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں سے زیادہ نرم کوئی چیز چھوا ہی نہیں خواہ وہ دیباچ ہو یا ریشم، یا اور کوئی چیز ہو، اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے جسم کی خوشبو سے بردھکر کوئی خوشبو کبھی نہیں سونگھا) [صحیح بخاری اور مسلم]۔

اور آپ ﷺ کی صفات مطہرہ میں سے تھا حیا، یہاں تک کہ آپ کے بارے میں حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں: (نبی

25 ————— رسول اکرم ﷺ کے گھر میں

ﷺ پر وہ نشین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرم والے تھے، پس جب آپ کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھتے تو ہمیں آپ کے چہرے سے معلوم ہو جاتا تھا) [صحیح بخاری شریف]۔

یہ مختصر باتیں آپ ﷺ کی ہیئت اور طبعی خصلتوں سے متعلق تھیں، آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو فطری اور طبعی طور پر مکمل بنایا تھا۔

رسول اکرم ﷺ کا طرز گفتار

ہم نے رسول اللہ ﷺ کا تصور میں دیدار تو کر لیا، اور آپ کے بعض صفات کے بارے میں بھی سنا، اب ہمیں آپ کی پیاری باتیں، اور آپ کا اندازِ گفتگو دیکھنا چاہئے کہ آپ ﷺ کس کیفیت اور انداز سے لوگوں سے مخاطب ہوا کرتے تھے۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ: (اللہ کے رسول تمہاری

26 ————— (سنن ابوداؤد) رسول اللہ ﷺ کے گھر میں

طرح پے درپے نہیں بلکہ آپ واضح کلام فرماتے تھے اور ایک ایک بات کو ٹھہر ٹھہر کر کہتے کہ آپ کی باتوں کو آپ کے پاس بیٹھنے والا ہر کوئی محفوظ کر لیتا تھا) [سنن ابوداؤد]۔

آپ آسان اور نرم انداز میں بات کرتے تھے، آپ کو یہ بات بے حد عزیز تھی کہ آپ کی بات سمجھی جائے، اور آپ اس بات کے حریص تھے کہ لوگوں کے درمیان ڈفرنس، ان کی سمجھ بوجھ، اور کچھ کرنے کی صلاحیت کی رعایات کریں، اور اس کے لئے ضروری تھا کہ آپ بردبار صبر کرنے والے ہوں۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ (رسول اللہ ﷺ کی بات چیت ایک ایک لفظ جدا جدا ہوتی تھی جسے ہر سننے والا سمجھتا تھا) [سنن ابوداؤد]۔

آپ غور کیجئے کہ آپ ﷺ کا صدر مبارک کتنا کشادہ اور وسیع

27 ————— ۹۶ رسول اکرم ﷺ کے گھر میں

تھا کہ آپؐ اپنی باتوں کو دہراتے تھے تاکہ سمجھنے والا آسانی سے سمجھ سکے۔

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ (رسول ﷺ ہر بات کو تین بار دہراتے تھے تاکہ اسے سمجھ لیا جائے) [صحیح بخاری شریف]۔
اور آپ ﷺ لوگوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتے اور سہمے ہوئے لوگوں کے دلوں سے خوف کا ازالہ کرتے تھے کیونکہ بعض لوگوں پر آپؐ کو دیکھ کر ہیبت طاری ہو جاتی تھی۔

عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا جب آپؐ اس سے مخاطب ہوئے تو وہ کانپنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اپنے آپ پر قابو رکھو کیونکہ میں کوئی باشادہ نہیں ہوں، میں تو سوکھا گوشت کھانے والی ایک عورت کا بیٹا ہوں) [سنن ابن ماجہ]۔

گھر کے اندر

ہمیں اجازت مل گئی اور اب ہم اس امت کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں ٹھہرے ہوئے ہیں تاکہ ادھر ادھر نظر دوڑائیں اور صحابہ کرامؓ اس گھر کے فرش اور ساز سامان کی کیفیت ہم سے بیان کریں۔

اور ہمیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ہم ان حجروں پر نظر صرف اس لئے ڈال رہے ہیں کہ جو کچھ ان میں ہے ہم اسے اپنا نمونہ اور آئیڈیل بنائیں، یہ ایسا گھر ہے جس کی بنیاد تواضع اور خاکساری پر رکھی گئی ہے، اور اس کا اس المال ایمان ہے کیا تم دیکھتے نہیں اس کی دیواروں پر ذی روح کی تصویروں کے نام و نشان تک نہیں پائے جاتے، جبکہ صورتِ حال یہ ہے کہ آج کل اکثر لوگ

29 ————— (رسول اللہ ﷺ) کے گھر میں

دیواروں کو تصویروں سے سجائے رکھتے ہیں!! آپ نے فرمایا:
(فرشتے ایسے گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں کتیا یا
تصویریں ہوں) [متفق علیہ]۔

پھر تم رسول اللہ ﷺ کے روزمرہ استعمال آنی والی بعض چیزوں
پر نظر ڈالو، حضرت ثابتؓ روایت کرتے ہیں کہ انس بن مالکؓ
نے ایک لکڑی کا بھدّہ اسالو ہے کی تاروں سے بندھا پیالہ نکالا
اور کہا: (ثابت، یہ رسول اللہ ﷺ کا پیالہ ہے) [متفق علیہ]۔
اس پیالے میں آپ ﷺ پانی، نبیذ (۱)، شہد، اور دودھ نوش
فرمایا کرتے تھے [سنن ترمذی]۔

(۱) ابن حجر اپنی کتاب فتح الباری میں رقم طراز ہیں کہ نبیذ سے مراد یہ
ہے کہ چند کھجور پانی میں بھگو دیا جائے، وہ لوگ پانی کو میٹھا بنانے کے لئے
ایسا کرتے تھے]۔

30 ————— (سنن ۶۹ رسول اکرم ﷺ کے گھر میں

انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ (رسول اللہ ﷺ پانی پیتے
وقت تین مرتبہ سانس لیتے تھے) [متفق علیہ]۔

(یعنی آپؐ برتن سے منہ ہٹا کر تین مرتبہ سانس لیتے
تھے)۔

اور آپ ﷺ نے (- پانی کے - برتن میں سانس لینے، یا
اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے) [سنن ترمذی]۔

رہی گئی بات اس زرہ کی جسے رسول اللہ ﷺ جہاد اور جنگی محاذ پر
پہنا کرتے تھے تو وہ اس وقت گھر میں نہیں ہے، کیونکہ اسے آپ
نے ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے عوض گروی رکھا تھا
جسے آپ نے بطور قرض لیا تھا، جیسا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا
ہے [متفق علیہ]۔

اور اللہ کے رسول ﷺ اپنے اہل کے پاس اچانک تشریف

۳۱ ————— (رسول کریم ﷺ) کے گھر میں

نہیں لاتے تھے، بلکہ آپؐ اُن پر داخل ہوتے وقت انھیں خبر دیتے تھے، نیز آپؐ ان سے سلام کرتے تھے [زاد المعاد ۳۸۱/۲]۔

برادران اسلام: آپؐ دور اندیش نگاہ اور محفوظ کرنے والے دل سے رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث پر غور فرمائیے: (اسے مبارک ہو جسے اسلام کی ہدایت ملی، اور اس کی روزی اس کے لئے کافی ہو نیز وہ قانع ہو) [سنن ترمذی]۔

اور حکمت سے بھرپور ایک دوسری حدیث کو سماعت فرمائیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (جس نے امن کہ حالت میں اپنے اہل و عیال میں صبح کیا، اس کا جسم صحیح سالم ہو، اور اس کے پاس ایک دن کی روزی ہو تو گویا کہ اسے دنیا کی ساری نعمتیں مل گئیں) [سنن ترمذی]۔

ابن رسول اللہ (ﷺ) کے گھر میں

قریبی رشتے دار

اس امت کے نبی ﷺ صلہ رحمی کے بارے اس قدر وفادار تھے کہ جسے بیان کرنا ناممکن ہے، آپ ﷺ اس معاملہ میں تمام لوگوں سے اکمل اور پورے تھے یہاں تک کہ کفار قریش نے بھی آپ کی تعریف اور مدح کی، اور آپ کو صادق اور امین جیسے صفات سے پکارا، نیز حضرت خدیجہؓ نے آپ کے صفات یوں بیان کئے ہیں کہ آپ صلہ رحمی اور سچی باتیں کرتے ہیں۔

یہ ہیں نبی اکرم ﷺ جو اہم حقوق میں سے ایک حق، اور اعلیٰ پیمانے کے واجبات میں سے ایک واجب انجام دیتے ہیں، اپنے اس ماں کی زیارت کے لئے جاتے ہیں جو آپ ﷺ کو سات سال کی عمر میں چھوڑ کر اس دنیائے فانی سے

کوچ کر گئی تھیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو آپ ﷺ روئے اور اپنے ارد گرد والے سب لوگوں کو بھی رلا دیا، تو آپ نے کہا: میں نے اپنے رب سے ان کے لئے دعائے مغفرت کی اجازت چاہی، تو مجھے اجازت نہ ملی، پھر میں نے ان کے قبر کی زیارت کی اجازت چاہی، تو مجھے اجازت مل گئی، تو تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ تمہیں موت یاد کراتی ہے) [صحیح مسلم شریف]۔

غور کیجئے رشتے داروں سے آپ ﷺ کی محبت پر، ان کی تبلیغ و ہدایت اور جہنم سے بچانے کی کوشش پر، اور اللہ کے راستے میں درپیش مشقت اور مشکلات کے ضبط و تحمل پر۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری

34 ————— (سورۃ الاحقاف) رسول اکرم ﷺ کے گھر میں

﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ ڈراتو اپنے کنبہ والوں کو
 تو رسول اللہ ﷺ نے قریش کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ سب اکٹھے
 ہوئے آپ نے عام و خاص سب کو ڈرایا اور فرمایا اے کعب
 بن لوی کے بیٹا اپنے آپ کو جہنم سے چھڑاؤ، اے مرہ بن کعب
 کے بیٹا اپنے آپ کو جہنم سے چھڑاؤ، اے عبد شمس کے بیٹا اپنے
 آپ کو جہنم سے چھڑاؤ، اے ہاشم کے بیٹا اپنے آپ کو جہنم سے
 چھڑاؤ، اے عبدالمطلب کے بیٹا چھڑاؤ اپنے آپ کو جہنم سے،
 اے فاطمہ چھڑاؤ اپنے تئیں جہنم سے اس لئے کہ میں خدا کے
 سامنے کچھ اختیار نہیں رکھتا، البتہ جو تم مجھ سے رشتہ رکھتے ہو اس
 کو میں جوڑتا رہوں گا۔ یعنی دنیا میں تمہارے ساتھ احسان کرتا
 رہوں گا۔ [صحیح مسلم شریف]۔

اور یہ ہیں وہ حبیب ﷺ جنہوں نے اپنے چچا ابوطالب کو

35 ————— رسول اکرم ﷺ کے گھر میں

دین کی دعوت دینے میں نہ تو ملل محسوس کیا اور نہ ہی تھک ہار کر بیٹھ گئے بلکہ بار بار دعوت دیتے رہے یہاں تک کہ دعوت کا مشن لیکران کے پاس اس وقت بھی گئے جب وہ آخری سانس لے رہے تھے۔

تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جب ابوطالب مرنے لگے تو نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، اس وقت ان کے پاس ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ موجود تھے، آپ ﷺ نے کہا اے میرے چچا تم ایک کلمہ لا الہ الا اللہ کہہ لو مجھے۔ قیامت کے دن۔ اللہ عزوجل کے پاس ایک دلیل مل جائے گی، ابو جہل اور عبد اللہ ابی امیہ نے کہا: ابوطالب کیا تم عبدالمطلب کے دین کو چھوڑ دو گے؟ پس وہ دونوں برابر اپنی بات دہراتے رہے بالآخر ابو طالب نے آخری جو بات کہی وہ یہ تھی کہ میں عبدالمطلب کے

36 ————— (اسکے وہ رسول کریم ﷺ کے گھر میں

دین پر مرتا ہوں، نبی ﷺ نے کہا: میں اس وقت تک تمہارے لئے دعائے مغفرت کرتا رہوں گا جب تک کہ منع نا کیا جاؤں پھر یہ آیت نازل ہوئی ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ﴾ "پیغمبر اور مؤمنوں کو جب مشرکوں کا دوزخی ہونا معلوم ہو گیا تو اب ان کو یہ مناسب نہیں کہ ان کے لئے مغفرت کی دعا کریں گو وہ ان کے رشتے دار ہی کیوں نہ ہوں"، اور یہ آیت اتری ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ...﴾ "اے پیغمبر یہ نہیں ہو سکتا کہ تم جس کو چاہو راہ پر لگاؤ" [صحیح بخاری شریف]۔

یقیناً رسول اللہ ﷺ نے انہیں ان کی زندگی میں بار بار یہاں تک کہ موت کے وقت بھی اسلام کی دعوت دی، پھر ان کے

37 ————— (۱) رسول اکرم ﷺ کے گھر میں

مرنے کے بعد ان پر حمد لی کی بنا پر اور حسن سلوک کرتے ہوئے اللہ سے مغفرت کی دعا کرنا شروع کر دیا یہاں کہ اس بارے میں آیت نازل ہوئی پھر آپ نے اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے مشرکوں اور قرابت داروں کے لئے دعائے مغفرت کرنا بند کر دیا۔

یہ آپ کی امت پر مہربان ہونے کی ایک بہت بڑی دلیل ہے، پھر یہ اس دین کی محبت اور کفار سے کنارہ کش ہونے کی بھی ایک دلیل ہے چاہے وہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں۔

(۱) نَبِيُّنَا بَعْدَ يَأْسٍ وَفِتْرَةٍ

مِنَ الرُّسُلِ، وَالْأَوْثَانُ فِي الْأَرْضِ تُعْبَدُ

(۲) فَأُمْسَى سِرَاجاً مُسْتَيِّراً وَهَادِيَا

يَلُوحُ كَمَا لَاحَ الصَّقِيلُ الْمُهْنَدُ

38 ————— (۱) وہ رسول (ﷺ) صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں

(۳) وَأَنْذَرْنَا نَارًا، وَبَشَّرَ جَنَّةَ

وَعَلَّمَنَا الْإِسْلَامَ فَلِلَّهِ نَحْمَدُ

(۱) وہ ایک ایسے نبی ہیں جو ہمارے پاس ناامیدی اور

رسولوں کا سلسلہ منقطع ہونے کے بعد آئے ایسی حالت میں کہ

زمین پر بتوں کی پرستش ہو رہی تھی۔

(۲) پس آپ چمکتا ہوا آفتاب اور ہدایت کا راستہ بتانے

والے ہو گئے، اور آپ ہندی صیقل شدہ تلوار کی طرح چمکتے

ہیں۔

(۳) ہمیں جہنم سے ڈرایا اور جنت کی بشارت دی، اور

ہمیں اسلام سکھایا پس ہم اللہ ہی کی حمد بیان کرتے ہیں۔

رسول اکرم ﷺ اپنے گھر کے اندر

انسان کا گھر اس کی حقیقی کسوٹی ہے جو اس کے بہترین اخلاق، کمال ادب، اچھی زندگی اور اس کے ذات کی صفائی کو بیان کرتی ہے، کیونکہ انسان کو دیوار کے پیچھے بند کمرے میں کوئی نہیں دیکھتا، وہ اپنی بیوی اور نوکروں کے ساتھ طبعی اور فطری حالت میں بغیر کسی تصنع اور مجاہلت کے پوری خاکساری سے پیش آتا ہے حالانکہ وہ اس گھر کا سردار ہوتا ہے جس کا حکم چلتا ہے اور اس کے ماتحت لوگ کمزور اور ضعیف ہوتے ہیں۔

ہمیں اس امت کے رسول اکرم، رہبر کامل اور معلم اول ﷺ کی حالت پر غور کرنا چاہئے کہ آپ اس عظیم مرتبہ اور بلند مقام پر ہونے کے باوجود اہل خانہ کے ساتھ کس طرح پیش

40 ————— (ابن ماجہ) رسول اللہ ﷺ کے گھر میں

آتے تھے؟۔

حضرت عائشہؓ سے کہا گیا: رسول اللہ ﷺ اپنے گھر کے اندر کیا کرتے تھے؟ فرمایا: (آپ انسانوں میں سے ایک انسان تھے، اپنے کپڑوں سے جوئیں نکالتے، اپنی بکری کا دودھ دوہتے اور اپنے تئیں خدمت میں لگے رہتے تھے) [سنن ترمذی و مسند احمد]۔

یہ خاکساری، عدم تکبر اور کسی غیر کو کام کی مشقت میں نہ ڈالنے کا ایک نمونہ ہے، نیز بہترین شرکت اور اچھی معاونت ہے جسے بنی نوع انسان کے برگزیدہ ہادی عالم ﷺ کیا کرتے تھے، آپ اس مبارک گھر میں ہوتے جس سے اس دین حنیف کی روشنی پھیلی اور اتنا کچھ نہ ہوتا جس سے آپ اپنا پیٹ بھرتے آپ پر درود اور سلام نازل ہوں۔

41 ————— (رسول اکرم ﷺ) کے گھر میں

نعمان بن بشیر نبی ﷺ کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ (میں نے تمہارے نبی ﷺ کو دیکھا انھیں روی کھجور بھی میسر نہیں ہوتا تھا جس سے وہ شکم سیر ہوتے) [صحیح مسلم شریف]۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ (ہم آل محمد ﷺ مہینہ گزر جاتا تھا ہمارے گھر میں آگ نہیں جلتی تھی، ہمارا کھانا صرف کھجور اور پانی ہوتا تھا) [صحیح بخاری شریف]۔

کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو نبی ﷺ کو عبادت اور فرمانبرداری کے کاموں سے روکتی، جیسے آپ ﷺ حی علی الصلاة، حی علی الفلاح کی آواز سنتے دنیا کو اپنے پیچھے چھوڑ کر فوراً البیک کہتے!

اسود بن یزید نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا کہ نبی ﷺ گھر میں کیا کرتے تھے؟ جواب دیا: (اپنے اہل کی

42 ————— لیکن 69 رسول اللہ ﷺ کے گھر میں

خدمت میں ہوتے تھے پھر جب آذان سنتے تو نکل جاتے (صحیح مسلم شریف)۔

آپ ﷺ سے یہ بالکل ثابت نہیں کہ آپ نے کبھی فرض نماز گھر میں پڑھی ہو، مگر اس وقت جب آپ مرض الموت میں مبتلا ہوئے، بخار کا دباؤ ہو اور گھر سے نکلنا مشکل ہو گیا۔

اپنی امت پر مہربان اور مشفق ہونے کے باوجود بھی آپ ﷺ نے باجماعت نماز نہ پڑھنے والوں پر سخت انکار کیا اور فرمایا: (یقیناً میں نے تو ارادہ کیا کہ نماز کا حکم دوں تا کہ قائم کی جائے پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ نماز پڑھائے، اور میں چند لوگوں کو لے کر نکلوں جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھ ہوں پھر جو نماز میں نہیں آتے ان کے گھروں کو آگ لگا دوں) [صحیح مسلم شریف]۔

آپ نے یہ صرف نماز باجماعت کی اہمیت اور نماز کے عظیم

43 ————— رسول اکرم ﷺ کے گھر میں

الشان ہونے کی وجہ سے فرمایا، آپ کا ارشاد ہے: (جس نے آذان سنی اور جواب نہیں دیا۔ یعنی مسجد کو نہیں گیا۔ تو بغیر عذر کے اس کی نماز نہیں ہوگی) اور عذر کا مطلب ہے خوف یا مرض۔
کہاں ہیں وہ نمازی جو مسجد کو چھوڑ کر اپنی بیویوں کے بغل میں نمازیں ادا کرتے ہیں، کہاں ہے مرض اور خوف کا عذر۔

آنحضرت ﷺ کا طور طریقہ

انسان کے حرکات و سکنات ہی سے اس کی دانشمندی کی پہچان اور دل کے بھید کی عکاسی ہوتی ہے۔
سب سے بہتر آپ کے اخلاق و عادات کے بارے میں جاننے اور وقت سے بیان کرنیوالی ام المؤمنین حضرت عائشہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما ہیں، کیونکہ یہی وہ ہیں جو آپ

44 ————— (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) رسول اللہ ﷺ کے گھر میں

کے ساتھ سوتے جاگتے، بیماری و صحت اور ناراضگی و خوشی ہر حالت میں رہتی تھیں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں: (رسول اللہ ﷺ بد زبان، فحش گو نہ تھے، نہ ہی بازاروں میں اونچی آواز میں بولتے، اور نہ ہی برائی کا جواب برائی سے دیتے تھے، بلکہ آپؐ معاف فرماتے اور درگزر سے کام لیتے تھے) [مسند احمد]۔

اُس نبیؐ کے اوصاف جو اپنی امت کے لئے سراپا رحمت، ہدایت، اور نعمت تھے آپؐ کے نواسے حضرت حسینؓ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپؐ سے آنحضرت ﷺ کی مجلس میں آپؐ کی سیرت طیبہ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: نبی ﷺ خوش مزاج، بہتریں اخلاق، نرمی برتنے والے، نہ تو فحش گو تھے اور نہ ہی سخت دل، نہ ہی اونچی آواز میں بولتے،

45 ————— رسول اللہ ﷺ کے گھر میں

نہ تو کسی کو عیب لگاتے نہ بخیلی کرتے تھے، اپنی ناپسندیدہ چیزوں کی پروا نہ کرتے، آپ سے امیدیں وابستہ کرنے والا کبھی مایوس اور ناامراد نہیں ہوتا تھا، اپنے آپ کو تین چیزوں سے دور رکھا: ریا و نمود، زیادہ بولنا، اور لالیعنی باتیں، اور لوگوں کو تین باتوں سے آزاد رکھا: نہ آپ کسی کی مذمت کرتے، نہ ہی کسی کی عیب جوئی کرتے، اور نہ ہی کسی کے پوشیدہ باتوں کو جاننا چاہتے، اور آپ صرف وہی بات کرتے جس میں ثواب کی امید ہوتی، آپ جب بات کرتے تو اہل مجلس سر جھکائے یوں خاموش ہوتے گویا کہ ان کے سروں پر چڑیاں بیٹھی ہوئیں ہیں، پھر جب آپ اپنی باتیں پوری کر لیتے تب وہ بولتے، آپ کے اصحاب باہم گفتگو میں کوئی اختلاف نہیں کرتے تھے، آپ کی مجلس میں کوئی بات کرتا تو سب خاموش ہو کر سنتے یہاں

46 ————— (سنت 69 رسول اکرم ﷺ کے گھر میں)

تک کہ اس کی بات مکمل ہو جاتی، آپ کے اہل مجلس کی بات وہی ہوتی جو ان میں کا پہلا شخص کرتا، آپ اس بات پر ہنستے جس پر سب لوگ ہنستے، اور آپ اس بات پر متعجب ہوتے جس پر سب لوگ تعجب کرتے، اجنبی کی سخت کلامی اور سوال پر صبر و تحمل سے کام لیتے، یہاں تک کہ آپ کے اصحاب آپ کی مجلس میں اجانب کی شرکت کی تمنا کیا کرتے تھے، اور آپ فرماتے: (جب تم کسی ضرورت مند کو اپنی حاجت طلب کرتے دیکھو تو اس کی مدد کر دیا کرو)، نیز آپ احسان کا بدلہ دینے والے کے سوا کسی سے تعریف قبول نہ کرتے تھے، اور آپ کسی گفتگو کرنے والے کو اس تک نہ ٹوکتے جب تک کہ وہ حد سے تجاوز نہ کر جاتا پھر آپ اس پر انکار کرتے ہوئے اس کی بات پر ٹوکتے یا اسے مجلس سے نکل جانے کا حکم دیتے [سنن ترمذی]۔

47 ————— 69 رسول اکرم ﷺ کے گھر میں

اس امت کے نبیؐ کی عادتوں اور خصلتوں پر ایک ایک کر کے غور کرو، انہیں اپنانے کی کوشش کرو اور ان پر عمل پیرا ہونے کے لئے اپنے نفس سے جہاد کرو کیونکہ یہ خیر کا مجموعہ ہیں۔

اور آپ ﷺ کے طریقے میں سے یہ بھی تھا کہ آپ اپنے ہم نشینوں کو دین کے احکام سکھاتے تھے، چنانچہ آپ نے فرمایا: (جس کی موت اس حال میں ہوئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے شریک کو اللہ کے برابر سمجھ کر پکارتا ہو تو وہ جہنم میں داخل ہوگا) [متفق علیہ]۔

اور آپ ﷺ کے فرمان میں سے یہ بھی ہے: (مسلمان وہ ہے جس کے زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں، اور مہاجر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے منہی کردہ امور کو چھوڑ دے) [صحیح بخاری و مسلم]۔

48 ————— (ابن ماجہ 69 رسول اللہ ﷺ کے گھر میں

اور آپ ﷺ کے فرمان میں سے یہ بھی ہے: (رات کی تاریکی میں مسجد کی طرف جانوالوں کو قیامت کے دن نورِ کامل کی بشارت دیدو) [سنن ترمذی]۔

اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: (مشرکوں سے اپنے مال، جان، اور زبان سے جہاد کرو) [سنن ابو داؤد]۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا: (بندہ اپنے منہ سے وہ بات نکال بیٹھتا ہے جسے سو نچتا نہیں، اس کی وجہ سے وہ دوزخ میں اتنا دور گر پڑتا ہے جتنی کی مشرق اور مغرب کے درمیان ہے) [متفق علیہ]۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا: (میں لعنت کرنے والا نہیں، بلکہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں) [صحیح مسلم شریف]۔

اور حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (مجھے - حد سے زیادہ تعریفیں کر کے - اتنا نہ چڑھاؤ جتنا کہ

(رسول اللہ ﷺ) کے گھر میں

نصاری نے ابن مریم کو چڑھایا (متفق علیہ)۔

جندب بن عبد اللہ نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کی وفات سے پانچ دن پہلے سنا آپ کہہ رہے تھے: (میں اللہ تعالیٰ کی طرف اس بات سے براءت ظاہر کرتا ہوں کہ تم میں کا کوئی میرا دوست ہو، پس اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا دوست بنا لیا ہے جیسا کہ ابراہیم کو دوست بنایا تھا، اور اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر کو بناتا، سنو! تم سے پہلے والے لوگ اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیتے تھے، خبردار تم قبروں کو سجدہ گاہ مت بنانا میں تمہیں اس سے روکتا ہوں) [صحیح مسلم شریف]۔

بنابریں ایسی مسجد میں نماز پڑھنا جائز نہیں جس میں ایک یا بہت سی قبریں ہوں۔

۱۵۸) وہ رسول (ﷺ) کے گھر میں

سرور کائنات ﷺ کی بیٹیاں

جاہلیت کے زمانے میں بیٹی کی پیدائش والدین کے حق میں ہی نہیں بلکہ پورے خاندان کے لئے سیاہ دن تصور کیا جاتا تھا، اور بات یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ لوگ رسوائی اور عار کے خوف سے بچیوں کو زندہ درگور کر دیا کرتے تھے، لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا ایک ایسا عمل تھا جس سے سخت دلی کا مظاہرہ ہوتا تھا، اور اس میں شفقت و محبت کی کوئی جگہ نہ تھی، لڑکیاں زندہ دفن کر دی جاتی تھیں اور اس جرم میں وہ لوگ اپنے فن کا مظاہرہ کرتے تھے۔

ان میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے کہ جب ان کے گھر میں بچی کی پیدائش ہوتی تو اسے چھوڑ دیتے تھے یہاں تک کہ جب وہ

چھ سال کی عمر کو پہنچتی تو اس کی ماں سے کہتے کہ اس کا میکپ کر دو تاکہ میں اسے اس کے سسرال والوں کے پاس گھما لاؤں، اور پہلے ہی سے اس کے لئے صحرا میں موت کا کنواں تیار ہوتا تھا، جب وہ وہاں پہنچتے تو بیچی کو کنوئیں کے اندر جھانکنے کو کہتے، جب وہ کنوئیں کی طرف دیکھتی تو سخت دلی اور وحشیانہ حرکت کرتے ہوئے اسے دھکا دیکر اس میں گرا دیتے۔

اس جہالت بھرے مجتمع میں اللہ کے رسول ﷺ اس عظیم اور دین حنیف کو لیکر جلوہ افروز ہوئے جس نے عورت کو ماں، بیوی، بیٹی، بہن اور پھوپھی کے روپ میں عزت بخشا، آپ ﷺ کی بیٹیوں کو آپ کی محبت کا ایک بڑا حصہ ملا، چنانچہ حضرت فاطمہؓ جب آپ کے پاس آئیں تو آپ ان کا ہاتھ پکڑ کر چوم لیتے اور اپنے خاص مجلس میں بیٹھاتے، اور اسی طرح آپ

52 ————— (پس 66 رسول کریم ﷺ کے گھر میں

ﷺ جب ان کے پاس جاتے تو وہ آپ کے مبارک ہاتھ کو چوم لیتیں اور اپنے خاص مجلس میں بیٹھاتیں [سنن ابوداؤد، ترمذی اور نسائی]۔

بیٹیوں کی اس قدر محبت اور عزت کے باوجود بھی جب یہ آیت ﴿بَشِّرْ بِأَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ﴾ نازل ہوئی تو ابولہب کے دونوں بیٹے عتبہ اور عتبیبہ سے صبر اور احتساب کرتے ہوئے اپنی دونوں بیٹیاں رقیہ اور ام کلثوم کے طلاق پر راضی ہو گئے اور آپ نے اس بات کو بالکل ہی ناپسند کیا کہ دین کے مہم کو چھوڑ دیں یا اس سے پھر جائیں۔

قریش نے آپ کو دھمکیاں دیں اور ڈرایا یہاں تک کہ آپ کی دونوں بیٹیوں کو طلاق دیدیا گیا پھر بھی آپ نے ثابت قدم رکھ کر صبر سے کام لیا اور دعوت دین کے مشن کو جاری

53 ————— ایشیاء و رسول اکرم ﷺ کے گھر میں

رکھا۔

آپ کی اپنی بیٹی کے لئے بہترین استقبال اور خوشدلی کی صورتوں میں سے یہ بھی ہے جو حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں (کہ رسول اللہ کی سب بیویاں جمع ہوئیں کوئی باقی نہ رہی پھر فاطمہ آئیں بالکل رسول اللہ ﷺ کی طرح ان کی چال تھی، آپ نے فرمایا: مرحبا میری بیٹی اور ان کو اپنے دائیں یا بائیں طرف بیٹھا لیا) [صحیح مسلم شریف]۔

اور نبی کریم ﷺ کی اپنی بیٹیوں پر شفقت اور محبت میں سے یہ بھی تھا کہ آپ ان کی زیارت، خبر گیری اور درپیش مشکلات کو حل کرتے، ایک مرتبہ سیدۃ النساء حضرت فاطمہؓ زہراء کا چکی پیستے پیستے جو ہاتھوں کا حال ہو گیا تھا اس کی شکایت کرنے اور خادم مانگنے نبی ﷺ پاس آئیں، اتفاق سے رسول اللہ ﷺ نہ ملے تو یہ

54 ————— (بخاری 69 رسول اکرم ﷺ کے گھر میں

سب حال حضرت عائشہ سے کہہ دیا جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے آپ سے ذکر کر دیا، حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جب ہم اپنے بستر پر جا چکے تھے، ہم نے اٹھ کھڑا ہونا چاہا لیکن آپ نے فرمایا: نہیں اپنی جگہ پر رہو پھر آپ آ کر ہمارے اور فاطمہ کے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک کو اپنے سینے میں محسوس کیا پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں لونڈی اور غلام سے بہتر بات نہ بتاؤں؟ جب تم بستر پر سونے کے لئے جاؤ تو ۳۲ بار اللہ اکبر، ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ کہو یہ تم دونوں کے لئے لونڈی اور غلام سے بہتر ہے) [صحیح بخاری شریف]۔

ہمارے لئے رسول اللہ ﷺ کے صبر و تحمل اور جزع و فزع نہ

55 ————— (رسول کریم ﷺ) کے گھر میں

کرنے میں ایک بہترین نمونہ ہے، حضرت فاطمہؓ کے علاوہ آپؐ کی زندگی ہی میں آپؐ کے سارے بیٹے اور بیٹیاں فوت ہو گئیں تھیں لیکن نہ تو آپؐ نے گال پر تھپڑ مارا، نہ تو دامن چاک کئے اور نہ ہی تعزیت کی دعوت اور پارٹی کی بلکہ، آپؐ نے اللہ کے قضاء و قدر پر راضی ہو کر صبر و احتساب سے کام لیا۔

اور رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے پر عظمت وصیتیں اور حکمت سے بھرپور احادیث چھوڑی ہیں جو غمزدہ اور مصیبت کے مارے لوگوں کے لئے غمگسار اور معاون ہیں۔

انھیں وصیتوں اور احادیث میں سے آپ ﷺ کا یہ فرمان ہے جو غمزدہ کے لئے تسلی بخش اور مصیبت زدہ کے حق میں نجات کا باعث ہے:

"إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللَّهُمَّ أَجِرْنِي فِي مُصِيبَتِي

56 ————— (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں

وَأَخْلِفَ لِي خَيْرًا مِنْهَا"

(ہم سب اللہ کے ہیں اور ہم سب اسی کی طرف جانے والے ہیں، اے اللہ تو ہمیں اس مصیبت کا ثواب اور اس کے بدلے میں اس سے اچھا عنایت فرما) [صحیح مسلم شریف]۔

اور اللہ تعالیٰ نے ﴿إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ کو مصیبت زدہ لوگوں کے لئے ملجا اور ماویٰ بنایا ہے، نیز صبر کرنے والوں کو اجر عظیم کا وعدہ اور قیامت کے دن ثواب کی بشارت دی ہے ارشاد باری ہے:

﴿إِنَّمَا يُوفَى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾

(صبر کرنے والوں کو ہی ان کا پورا پورا بے شمار اجر دیا جاتا

ہے) [الزمر: ۱۰]۔

ازدواجی زندگی

فیملی کی چھوٹی سی دنیا میں عورت کو ایک بنیادی اور مرکزی مقام حاصل ہے، انسان کو فطری طور پر اس سے قربت اور تسکین دل حاصل ہوتا ہے، نبی ﷺ فرماتے ہیں: (پوری دنیا فائدے کی چیز ہے اور دنیا کی سب سے زیادہ فائدہ مند چیز نیک بیوی ہے) [جامع صغیر]۔

آپ کے اخلاق حسنہ اور باہم زندگی بسر کرنے کی اچھائیوں میں سے یہ تھا کہ آپ ﷺ ام المؤمنین عائشہؓ کو ان کے نام آخری جُزء حذف کر کے یا عائش کہہ کر پکارتے، نیز ایسی خبر سناتے جس سے دل خوشی کے مارے اچھل اٹھتا۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (یا

58 ————— لائسنس وک رسول (کریم ﷺ) کے گھر میں

عائش، یہ جبریلؑ ہیں جو تمہیں سلام عرض کر رہے ہیں) [متفق علیہ]۔

یہ ہیں بہترین اخلاق میں مکمل اور مرتبہ کے اعتبار سے سب سے بڑھکر اس امت کے نبیؐ، جو کہ بہترین معاشرت، نرمی برتنے، اور بیویوں کے نفسیاتی اور عاطفی رغبت کی معرفت رکھنے میں ہمارے لئے ایک نمونہ ہیں، جنہوں نے بیویوں کو وہ مقام و مرتبہ عنایت کیا جو ہر بنتِ حوا کی خواہش ہوا کرتی ہے کہ وہ اپنے شوہر کے نزدیک پسندیدہ ہو۔

حضرت عائشہؓ نے کہا کہ میں پانی پیتی تھی پھر پی کر برتن نبی ﷺ کو دیتی آپ اسی جگہ منہ رکھتے جہاں میں نے رکھ کر پیا تھا اور پانی پیتے، حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی، اور میں ہڈی نوچتی پھر رسول اللہ ﷺ لے لیتے اور اسی جگہ منہ لگاتے جہاں میں

ایک 69 رسول اکرم ﷺ کے گھر میں ————— 59

نے لگایا تھا) [صحیح مسلم شریف]۔

نبی اکرم ﷺ ایسے نہیں تھے جیسا کہ منافقوں کا خیال ہے اور مستشرقین نے باطل دعوے اور من گھڑت تہمت تراشی کی ہے بلکہ آپ بہترین اور آسان ازدواجی زندگی کے متلاشی تھے۔

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے اپنی ایک بیوی کو بوسہ دیا پھر نماز کے لئے نکلے اور وضو نہیں کیا) [سنن ابوداؤد، ترمذی]۔

اور بہت سے مقامات پر رسول ﷺ نے اپنے نزدیک عورت کے بلند مرتبہ کو واضح انداز میں بیان کیا ہے اور آپ ﷺ ہی کی وہ شخصیت ہے جنہوں نے حضرت عمرو بن العاصؓ کے جواب میں فرمایا اور انھیں اس بات کی تعلیم دی کہ بیوی کی محبت انسانِ کامل کو رسوا ہرگز نہیں کرتی۔

60 ————— (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) ﷺ کے گھر میں

عمر و بن العاصؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول ﷺ سے دریافت کیا کہ لوگوں میں آپ کے نزدیک سب سے محبوب کون ہے؟ آپ نے فرمایا، عائشہ [متفق علیہ]۔

جو شخص اپنی ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنانا چاہتا ہو اُسے چاہئے کہ وہ حضرت عائشہؓ کے احادیث پر غور کرے کہ رسول ﷺ آپ کے ساتھ کیا برتاؤ کیا کرتے تھے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں اور نبی ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے [صحیح بخاری شریف]۔

اس امت کے نبی ﷺ نے اپنی بیویوں کو فرحت و انبساط پہنچانے میں کسی بھی مناسبت کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں، (میں اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں نکلی اور میں اس وقت کحیم شحیم نہیں تھی، آپ

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے گھر میں ————— 61

نے لوگوں کو آگے بڑھ جانے کا حکم دیا جب وہ آگے نکل گئے تو کہا آؤ ہم۔ دوڑ۔ میں مقابلہ کرتے ہیں، تو میں نے مقابلہ کیا پس میں آگے نکل گئی اس کے بعد آپ خاموش رہے یہاں تک کہ مجھے گوشت آگئے، میں بھاری بھر کم بدن والی اور موٹی ہو گئی، اور آپ کے ساتھ ایک سفر میں نکلی تو آپ نے لوگوں کو آگے نکل جانے کا حکم دیا پھر مجھ سے کہا کہ آؤ مقابلہ کرتے ہیں پس آپ آگے نکل گئے، آپ ہنسنے لگے اور کہا یہ اس کے بدلے میں ہے) [اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا]۔

یہ ایک پاکیزہ کھیل کو دور حد درجے کا پہونچا ہوا اہتمام ہے، کہ آپ لوگوں کو آگے بڑھنے کا حکم دیتے ہیں اور بیوی سے دوڑ میں مقابلہ کرتے ہیں تاکہ اس کے دل کو سرور پہونچا سکیں، پھر آپ بیٹے ہوئے لمحے کو یاد دلاتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ اس

ایسی ۵۶ رسول (کرم) صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں
کے بدلے میں ہے۔

موجودہ زمانے میں جو اللہ کی کشادہ زمین کی سیر کرے اور اس
دنیا میں آباد مختلف اقوام کے صاحب عزت و رفعت لوگوں کے
حالات پر غور کرے تو آپ ﷺ کے افعال پر تعجب کرے گا کہ وہ
ایک مہربان نبی، کامیاب سپہ سالار، قریش و بنو ہاشم کا بیٹا، ایک
دن فتح و نصرت کی حالت میں ایک عظیم لشکر کی قیادت کرتے
ہوئے لوٹتے ہیں پھر بھی آپ امہات المؤمنین سے محبت کرنے
والے نرمی برتنے والے ہیں، قیادت، سفر کی دوری اور فتح آپ
کو ہرگز اس بات سے غافل نہیں کرتیں کہ آپ کے ساتھ کمزور
عورتیں بھی ہیں جنہیں سفر کی مشقت اور تکان کو دور کرنے کے
لئے شفقت و محبت اور عزم و ہمت کی ضرورت ہے۔

امام بخاریؒ نے روایت کیا ہے کہ (جب آنحضرت ﷺ

63 ————— رسول اکرم ﷺ کے گھر میں

صفیہ بنت حنی سے شادی کر کے غزوہ خیبر سے واپس لوٹے تو آپ حضرت صفیہؓ کے اونٹ کے ارد گرد ایک پردہ لگاتے پھر آپ اونٹ کے پاس بیٹھ کر اپنا گھٹنا لگا دیتے پھر حضرت صفیہؓ آپ کے گھٹنے پر اپنا پاؤں رکھ کر اونٹ پر سوار ہو جاتیں) [صحیح بخاری شریف]۔

یہ ایک منظر ہے جو رسول اللہؐ کے تواضع اور خاکساری پر واضح دلیل ہے آپؐ نبی مرسل اور کامیاب قائد ہو کر اپنی امت کو تعلیم دے رہے تھے کہ اپنی بیوی کے لئے متواضع اور خاکسار ہونے، اس کی مدد کرنے اور اسے خوشی دینے سے انسان کی قدر و قیمت میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں آتی۔

اور امت کے لئے آپؐ کی وصیتوں میں سے ہے آپؐ نے فرمایا: (خبردار، عورتوں کے ساتھ خیر خواہی کرو)۔

تعددِ زوجات

رسول اللہ ﷺ نے گیارہ بیویوں سے شادیاں کیں جو امہات المؤمنین کے نام سے مشہور ہوئیں، آپ نے نو بیویوں کی موجودگی میں وفات پائی، ان پاکباز بیویوں کو کیا ہی بلند مرتبہ و عزت حاصل ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے سن رسیدہ، بیوہ، مطلقہ اور ناتواں ہر قسم کی عورتوں سے شادیاں کیں ان گیارہ بیویوں کے درمیان صرف حضرت عائشہؓ کنواری تھیں۔

رسول اللہ ﷺ نے امہات المؤمنین سے ایک ساتھ شادیاں کر کے عدل اور انصاف میں ایک نایاب مثال قائم کر دی، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ

65 ————— ۹۶ رسول اللہ ﷺ کے گھر میں

کرتے تھے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرع اندازی لرتے، جو جس کا بھی نام نکل آتا آپ اسے اپنے ساتھ لے جاتے، اور آپ نے ہر بیوی کے لئے دن اور رات کو تقسیم کر رکھا تھا۔

اور آپ کے عدل و انصاف کے ایک زندہ جاوید مثال میں سے وہ واقعہ ہے جسے حضرت انسؓ نے بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ کے پاس نو بیویاں تھیں آپ جب ان کی باری کرتے تھے تو پہلی بیوی کے پاس نوویں دن تشریف لاتے تھے، اور بیویوں کا قاعدہ تھا کہ جس کے گھر میں آپ ہوتے اس کے گھر جمع ہوتی تھیں، ایک دن آپ جناب عائشہ صدیقہ کے گھر میں تھے اور بیوی زینب آئیں اور آپ نے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا، تو حضرت عائشہ نے کہا کہ یہ زینب ہیں سو آپ نے ہاتھ کھینچ لیا) [صحیح مسلم شریف]۔

66 ————— (سبح و ۶۶ رسول کریم ﷺ کے گھر میں

یہ سب عدل اور انصاف رسول اللہ ﷺ کے لئے توفیق الہی اور الہام ربانی کہ وجہ سے تھا۔

اور رسول اللہ ﷺ قول و فعل سے اپنے رب کا شکر یہ ادا

کرتے تھے، حدیث شریف میں وارد ہے کہ نبی ﷺ اپنی

بیویوں کو عبادت کی ترغیب دلاتے اور اللہ رب العزت کے حکم

﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ

رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى﴾ (اپنے گھرانے

کے لوگوں پر نماز کی تاکید رکھ اور خود بھی ان پر جمارہ، ہم تجھ سے

روزی نہیں مانگتے بلکہ ہم خود تجھے روزی دیتے ہیں، آخر میں

بول بالا پر ہیزگاری ہی کا ہے) کی تعمیل کرتے ہوئے عبادت

پر ان کا تعاون بھی کیا کرتے تھے [متفق علیہ]۔

حضرت عائشہؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نماز ادا فرماتے رہتے اور

67 ————— رسول اکرم ﷺ کے گھر میں

میں آپ کے بچھونے پر چوڑانی میں سوئی ہوئی تھی پھر جب آپ وتر پڑھنے لگتے تو مجھے بیدار کر دیتے) [صحیح بخاری شریف]۔

اللہ کے نبی ﷺ نے تہجد کی نماز پر لوگوں کو برا بھارا ہے اور اس کے لئے شوہر و بیوی کو باہم اعانت پر رغبت دلائی ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (اللہ رحم فرمائے اس آدمی پر جو رات میں بیدار ہو اور تہجد کی نماز ادا کی اور اپنی بیوی کو بیدار کیا پس اس نے نماز ادا کیا، اور اگر جاگنے سے انکار کیا تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکا، اور اللہ رحم کرے اس عورت پر بھی جس نے رات میں نید سے اٹھ کے نماز تہجد ادا کی اور اپنے شوہر کو جگایا تو اس نے بھی نماز پڑھی اور اگر اٹھنے سے انکار کیا تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔

مسلمان کے کمال اور دین پر قائم و دائم رہنے کی دلیل یہ ہے

68 ————— (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں

کہ وہ اپنے ظاہر کا اہتمام کرے تاکہ اس کا باطن مکمل طور پر صاف و شفاف ہو جائے۔

اللہ کے رسول ﷺ پاک دل، صاف ستھرا بدن والے، اور بہترین خوشبو والے تھے، آپ مسواک پسند کرتے تھے اور مسواک کرنے کا حکم دیتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: (اگر میری امت پر دشوار گزار نہ ہوتا تو انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا)۔

حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ جب نیند سے بیدار ہوتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے تھے [صحیح مسلم شریف]۔

اور شریح بن ہانیؓ نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ نبی ﷺ گھر میں داخل ہوتے وقت سب سے پہلے کیا کام

ایک 96 رسول اکرم ﷺ کے گھر میں ————— 69

کرتے تھے؟ فرمایا سواک کرتے تھے [صحیح مسلم شریف]۔

اہل خانہ کے استقبال کے لئے سواک کیا ہی بہترین صفائی

اور ستھرائی کی چیز ہے! اور کیا ہی اچھی تیاری ہے!۔

اور رسول اللہ ﷺ گھر میں داخل ہوتے وقت کہتے: "بِسْمِ

اللّٰهِ وَلِجَنّٰ، وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا، وَعَلَى رَبَّنَا تَوَكَّلْنَا".

(اللہ کے نام سے ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام سے نکلیں

گے، اور اپنے رب پر ہم نے بھروسہ کیا) پھر آپ اہل خانہ پر

سلام کرتے۔

برادران اسلام: کیا ہی بہتر ہوگا تمہارے اہل خانہ کے لئے

کہ تم ان پر صفائی و ستھرائی کے ساتھ ان پر سلام کرتے ہوئے

داخل ہو، نہ کہ زد و کوب، لعن و طعن، اور ڈانٹتے ڈپٹتے ہوئے۔

ہادی عالم ﷺ کی ظرافت

قائد اعظم نبی اکرم جناب محمد رسول اللہ ﷺ اپنی امت، لشکر، کمانڈرز اور اہل خانہ کا بارگراں اٹھانے کے ساتھ ساتھ آپ وحی، وعبادت اور دیگر کاموں میں مشغول ہوتے تھے، یہ سب اتنی بڑی ذمے داریاں ہیں جسے پورا کرنے سے کوئی بھی انسان عاجز اور تھک ہار کر بیٹھ سکتا ہے، لیکن رسول اکرم ﷺ نے ہر صاحب حق کو اس کا حق دیا اور کسی کی بھی حق تلفی نہیں کی۔

اس قدر بارگراں اور مشغولیت کے باوجود بھی آپ ﷺ نے بچوں کے لئے اپنے دل میں جگہ رکھی، آپ بچوں سے کھیلتے، مذاق کرتے، ان کے دل میں جگہ بناتے اور انھیں خوشیاں

71 ————— (رسول کریم ﷺ کے گھر میں

پہنچتے، جیسا کہ آپؐ کبھی کبھی بڑوں سے بھی مذاق کیا کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا، لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپؐ ہم لوگوں سے ہنسی مذاق کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: (ہاں، مگر میں صرف حق بات کہتا ہوں) [مسند احمد]۔

آپ ﷺ کی مزاحیہ باتوں میں سے حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں، کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے انہیں کہا: (اے دو کانوں والے) [سنن ابو داؤد]۔

نیز حضرت انسؓ سے روایت ہے، کہا کہ ام سلیم کے پاس ایک لڑکا تھا جس کا نام تھا ابو عمیر، جب آپ ﷺ آتے تو اس سے مذاق کرتے، ایک دن آپؐ اس سے مذاق کرنے کیلئے آئے تو اسے مغموم پایا آپؐ نے فرمایا: کیا بات ابو عمیر غمگین

72 ————— (ابن ماجہ و مسند احمد) حدیث صحیح گھر میں

کیوں ہے؟ لوگوں نے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ اس کا نغر
- ایک چڑیا۔ جس سے وہ کھیلتا تھا مر گیا، تو آپ نے یہ کہہ کر
اسے پکارنا شروع کیا: "يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النَّغِيرُ"۔

(کہو ابو عمیر تمہاری نغیر تو بخیر ہے؟) [متفق علیہ]۔

بڑے لوگوں کے ساتھ بھی رسول اللہ ﷺ دل لگی کے
معاملات کیا کرتے تھے، حضرت انسؓ انہیں میں سے ایک کو
بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: زاہر بن حرام نامی ایک بد شکل
دیہاتی تھے جن سے نبی اکرم ﷺ کو الفت تھی، ایک دن نبی
ﷺ ان کے پاس آئے اور وہ اپنا ساز و سامان بیچ رہے تھے،
آپ ﷺ نے انھیں پشت کی جانب سے اپنے باہوں میں بھر لیا
اور وہ آپ کو دیکھ نہ سکے تو کہا یہ کون ہے مجھے چھوڑو؟ پھر
جب انھوں نے نبی ﷺ کو پہچان لیا تو اپنا پیٹھ نبی ﷺ کے

73 ————— (رسول اللہ ﷺ) کے گھر میں

پیٹ سے چمٹنے کی وجہ سے جدا نہ ہونا چاہتے تھے، اور نبی ﷺ کہنے لگے: (بولو کون اس غلام کو خریدے گا؟) زاہر نے کہا اللہ کی قسم یا رسول اللہ، تب تو آپ میری قیمت بہت ہی کم پائیں گے، نبی ﷺ نے فرمایا: (لیکن تو اللہ کے نزدیک گراں ہے) [امام احمد نے روایت کیا]۔

یہ آپ کی شریفانہ خصلتوں اور طبعی فیاضی کی ایک جھلک تھی۔

اپنی قوم اور اہل کے ساتھ خوش مزاج ہونے کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کے ہنسنے کی ایک حد یہ تھی کہ آپ صرف مسکراتے تھے، جیسا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے کہا (میں نے نبی ﷺ کو کبھی پورے طور پر ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ کا کوا دکھائی دیتا، بلکہ آپ تو صرف مسکراتے تھے) [متفق علیہ]۔

74 ————— (ابن ماجہ 69 رسول اکرم ﷺ کے گھر میں)

اس خوش طبعی اور باہم خوشگوار زندگی گزارنے کے باوجود اگر اللہ تعالیٰ کی حرمت کی پامالی دیکھتے تو آپ ﷺ کا چہرہ انور بدل جاتا، چنانچہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے کہا (رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لائے اور میں نے گھر کے سائبان پر ایک پردہ ڈال رکھا تھا جس پر مورتیں بنی ہوئی تھیں، رسول اللہ ﷺ نے جب اسے دیکھا تو اتار کر پھینک دیا نیز آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، اور فرمایا: عائشہ! سخت از سخت عذاب قیامت کے دن ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق جیسا خود بھی بناتے ہیں) [متفق علیہ]۔

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ گھر میں نمایاں اور ظاہر طور پر تصویریں رکھنا حرام ہے، اور دیواروں پر لٹکی یا روم کے زایوں، آلماریوں اور ٹیبلوں پر نصب تصویریں حرمت

75 ————— اِسْحٰقُ رَسُوْلُ اللهِ كَحِ گھر میں

میں اس سے بھی زیادہ سخت ہیں، اس معصیت میں ملوث حضرات گنہگار ہونے کے ساتھ ساتھ رحمت کے فرشتوں کی آمد سے بھی محروم ہوتے ہیں۔

آپ ﷺ کی نیند مبارک

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جب تم میں کوئی اپنے بستر پر جائے تو اپنے تہبند کا کنارہ پکڑے اس سے اپنا بستر جھاڑے اور بسم اللہ کہے، کیونکہ وہ نہیں جانتا اس کے بعد اس کے بستر پر کونسی چیز آئی پھر، جب لیٹنے لگے تو دہنی کروٹ پر لیٹے اور کہے:

"سُبْحَانَكَ، اللَّهُمَّ رَبِّي بَكَ وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنَّ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا

76 ————— (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) رسول اللہ ﷺ کے گھر میں

فَأْتُوا بِهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكِ الصَّالِحِينَ"

(اے میرے اللہ میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں، اے میرے پروردگار تیرا نام لے کر میں زمین پر کروٹ رکھتا ہوں اور تیرے ہی نام سے اٹھاؤں گا، اگر تو میری جان کو روک لیوے تو اس کو بخش دے، اور اگر چھوڑ دیوے تو اس کی حفاظت کرنا جیسی تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے) [صحیح مسلم شریف]۔

ہر مسلم مرد و زن کے لئے آپ ﷺ کی توجیہ اور ارشاد یہ تھا:
(تم جب اپنے بستر پر جاؤ تو نماز کے لئے وضو کی طرح وضو کرو پھر اپنے داہنے پہلو پر سو جاؤ) [متفق علیہ]۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ ہر رات کو جب اپنے پچھونے پر جاتے تو اپنی ہتھیلیاں ملا کر ان میں پھونکتے اور یہ سورتیں پڑھتے ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾، ﴿قُلْ

77 ————— لیکن وہ رسول اکرم ﷺ کے گھر میں

﴿أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پھر جہاں تک ہو سکتا اپنے ہتھیلیوں کو اپنے بدن پر پھیرتے، پہلے سر اور منہ پر ہاتھ پھیرتے اور بدن کے سامنے کے حصے پر پھیرتے، اور اسی طرح تین بار کرتے) [صحیح بخاری شریف]۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر جاتے تو کہتے:

"الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكُلُّكُمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَّ"۔

(شکر ہے اس اللہ کے لئے جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا، اور ہمارے لئے کافی ہوا، اور ٹھکانا دیا، کتنے لوگ ایسے ہیں جن کے لئے نہ کوئی کافی ہے نہ کوئی ٹھکانا ہے) [صحیح مسلم شریف]۔

حضرت ابو قتادہؓ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ دوران

78 ————— (ابن ماجہ) رسول اللہ ﷺ کے گھر میں

سفرات میں پڑاؤ ڈالتے تو دائیں کروٹ لیٹتے اور صبح کے کچھ پہلے پڑاؤ ڈالتے تو بازو کھڑا کر کے ہتھیلی پر اپنا چہرہ رکھتے [صحیح مسلم شریف]۔

برادران اسلام: اللہ رب العزت نے ہمارے اوپر جو اپنی نعمتیں نچھاور کر رکھی ہیں اس کے ساتھ نبی ﷺ کے بستر کے بارے میں سوچئے اور غور کیجئے جو کہ خاتم النبیین، مخلوقات میں سب سے افضل اور بہتر ہیں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا بچھونا جس پر آپ سوتے تھے چمڑے کا تھا اس کے اندر کچھوڑ کی چھال بھری ہوئی تھی [صحیح مسلم شریف]۔

آپ کے پاس آپ کے ساتھیوں میں سے چند لوگ آئے اور حضرت عمرؓ بھی تشریف لائے جب رسول اللہ ﷺ نے

79 ————— (الحج 69 رسول اکرم ﷺ کے گھر میں)

کروٹ بدلی تو عمرؓ نے دیکھا آپ کے پہلو اور رسیوں کے درمیان کوئی کپڑا نہ تھا، اور رسیوں کے نشانات آپ کے پہلو میں نمایاں تھے تو عمرؓ رونے لگے نبی ﷺ نے کہا: عمر کس چیز نے تمہیں رلا دیا؟ کہا اللہ کی قسم مجھے بخوبی معلوم ہے کہ آپ اللہ کے نزدیک قیصر و کسری سے زیادہ مکرم ہیں، وہ دونوں دنیا کی نعمتوں سے کھیل رہے ہیں اور آپ کو اللہ کا رسول ہوتے ہوئے بھی اس حالت میں دیکھ رہا ہوں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (عمر کیا تم اس بات سے راضی نہیں کہ ان کے لئے دنیا ہو اور ہمارے لئے آخرت؟ عمر نے کہا کیوں نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا تو معاملہ ایسے ہی ہے) [مسند امام احمد]۔

نماز تہجد

مدینہ کی رات اپنی سخت تاریکیوں کے ساتھ آ پہنچی، لیکن رسول اللہ ﷺ نے اپنے ارد گرد کو نماز اور اللہ کی یاد سے روشن کر لیا، اور اللہ رب العزت کے حکم ﴿يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ☆ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ☆ نِصْفَهُ أَوْ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ☆ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾۔

(اے کپڑے میں لپٹنے والے، رات کے وقت نماز میں کھڑے ہو جاؤ مگر کم، آدھی رات یا اس سے بھی کم کر لے، یا اس پر بڑھا دے، اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر صاف پڑھا کر) کی تعمیل کرتے ہوئے تہجد کی نماز میں، آسمان اور زمین کے خالق سے مناجات کرنے اور تمام امور کے مالک کو پکارنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔

81 ————— (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) صَلَّيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَدِ فِي الْبَيْتِ الْمَقْدِسِ

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا (رسول اللہ ﷺ قیام کرتے اور نماز پڑھتے یہاں تک کہ آپ کے دونوں قدم میں ورم آجاتا، آپ سے کہا جاتا یا رسول اللہ، آپ اس قدر عبادت کرتے ہیں جبکہ آپ کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دئے گئے؟ فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں) [سنن ابن ماجہ]۔

اور حضرت اسود بن یزید نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ ﷺ کے قیام اللیل کے بارے پوچھا تو فرمایا: (آپ اول رات میں سوتے، پھر نیند سے بیدار ہوتے پھر اگر آپ کو کوئی ضرورت ہوتی تو اپنے اہل کے پاس آتے، پھر جب اذان سنتے تو اچھل پڑتے، اگر آپ جنبی ہوتے تو اپنے اوپر پانی بہاتے ورنہ وضو کرتے اور نماز کے لئے نکل جاتے)۔

رسول اللہ ﷺ کے رات کی نماز میں عجیب بات ہوتی تھی

82 ————— (سبحان رسول اللہ) ﷺ کے گھر میں

ہمیں اسکی طوالت پر غور کر کے اپنے لئے نمونہ بنانا چاہئے۔

حضرت ابو عبد اللہ حذیفہ بن الیمانؓ نے کہا: میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے سورہ بقرہ شروع کی میں نے دل میں کہا کہ آپ شاید سو آیتوں پر رکوع کریں گے، پھر آپ آگے بڑھ گئے، پھر میں نے خیال کیا کہ شاید آپ ایک رکعت میں پوری سورت پڑھیں گے، پھر آپ آگے بڑھ گئے، پھر میں نے خیال کیا آپ پوری سورت پر رکوع کریں گے، پھر آپ نے سورہ نساء شروع کر دی اور اس کو تمام پڑھا پھر سورہ آل عمران شروع کر دی اور آپ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے اور جب آپ ایسی آیت پر گزرتے جس میں تسبیح ہوتی تو آپ سبحان اللہ کہتے اور جب سوال کی آیت پر گزرتے تو سوال کرتے اور جب تعوذ کی آیت پر گزرتے تو پناہ مانگتے

83 ————— ۱۵۹ رسول اکرم ﷺ کے گھر میں

پھر آپ نے رکوع کیا اور کہنے لگے سبحان ربی العظیم، اور آپ کا رکوع بھی قیام کے برابر تھا، پھر کہا سمع اللہ من حمدہ، پھر رکوع کے قریب دیر تک کھڑے رہے پھر سجدہ کیا اور سبحان ربی الاعلیٰ کہا اور آپ کا سجدہ بھی قیام کے قریب تھا) [صحیح مسلم شریف]۔

نماز فجر کے بعد

فجر کی پو پھٹتے ہی مدینہ کی رات سکون پزیر ہوتی، فجر کی نماز باجماعت مسجد میں ادا کی جاتی، رسول اللہ ﷺ کی یاد میں منہمک طلوع آفتاب تک بیٹھے رہتے پھر آپ دو رکعت نماز پڑھتے۔

حضرت جابر بن سمرہؓ سے مروی ہے: (نبی اکرم ﷺ جب فجر کی نماز ادا کر لیتے تو اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے یہاں تک کہ آفتاب اچھی طرح نکل آتا) [صحیح مسلم شریف]۔

84 ————— (پس 96 رسول اکرم ﷺ کے گھر میں

رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ سنت کے اجر و ثواب کا ذکر کر کے ہمیں اس پر عمل کرنے کی رغبت دلائی ہے۔

حضرت انسؓ نے کہا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: (جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی، پھر سورج نکلنے تک بیٹھا اللہ کو یاد کرتا رہا، پھر دو رکعت نماز ادا کی، تو اسے مکمل ایک حج اور عمرے کا ثواب مل گا) اور آپ ﷺ نے تاکید کے لئے لفظ مکمل (تامة) کو تیس مرتبہ دہرایا [سنن ترمذی]۔

چاشت کی نماز

دن اپنی منزل کا کچھ حصہ طے کر لیتا، آفتاب کی تمازت بڑھ جاتی، چہروں کو جھلسا دینے والی گرمی شروع ہو جاتی، اور چاشت کا وقت آن پہنچتا، کام کاج اور ضروریات زندگی میں لوگ مصروف ہو جاتے، لیکن پیارے حبیب ﷺ رسالت،

85 ————— (رسول اکرم ﷺ) کے گھر میں

وفدوں کا استقبال، صحابہ کرام کی تعلیم، اور اہل خانہ کے حقوق جیسی ساری ذمے داریوں کا بارگراں اٹھا کر اپنے رب کی عبادت میں لگ جاتے اور چاشت کی نماز ادا فرماتے۔

حضرت معاذؓ نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کیا اللہ کے نبی ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ جواب دیا (ہاں، چاشت کی نماز آپ چار رکعت پڑھتے تھے، اور اللہ عزوجل کی مشیت کے مطابق زیادہ بھی پڑھتے تھے) [صحیح مسلم شریف]۔

اور رسول اکرم ﷺ نے اس کی وصیت حضرت ابو ہریرہؓ کو بھی کی، حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا: میرے دوست ﷺ نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی: (ہر مہینہ تیس دن روزہ رکھنا، چاشت کے وقت دو رکعت نماز ادا کرنا، اور سونے سے پہلے وتر پڑھنا) [متفق علیہ]۔

دینک 69 رموان (کرم) صبر و کرم میں

گھر اور نفلی نمازیں

ایمان سے معمور اور عبادت و ذکر الہی سے بھرپور یہ گھر، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بھی اس بات کی تلقین کی ہے کہ ہم بھی اپنے گھروں کو ایمان اور ذکر اللہ سے آباد کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: (اپنی نمازوں میں کچھ اپنے گھر کے لئے بھی باقی رکھا کرو اور اسے قبرستان نہ بناؤ) [صحیح بخاری شریف]۔

علامہ ابن قیم نے کہا ہے کہ آپ ﷺ تمام سنن اور نوافل جو بغیر سبب ہوا کرتی تھیں اسے گھر میں ادا فرماتے تھے خاص کر کے مغرب کی سنت، کیونکہ آپ سے یہ بالکل منقول نہیں ہے کہ آپ نے سنن اور نوافل مسجد میں ادا کی ہے۔

نفلی نمازیں گھروں میں ادا کرنے کے بہت سارے فوائد

87 ————— (رسول کریم ﷺ) کے گھر میں

ہیں، مثلاً اس میں اتباع سنت نبوی پائی جاتی ہے، بچوں اور عورتوں کو نماز کے کیفیت کی تعلیم ملتی ہے، اور قرآن کی تلاوت و ذکر الہی کے سبب شیطان گھر سے دور ہوتا ہے، بالآخر اس میں اخلاص کا پہلو بھی اجاگر ہوتا ہے اور ریا و نمود سے دوری ہوتی ہے۔

رہبر کامل ﷺ کا رونا

بہت سارے لوگ روتے ہیں خواہ مرد ہوں یا عورت لیکن قابل غور بات یہ ہے کہ وہ کیوں اور کیسے روتے ہیں، ہمارے پیارے نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ بھی روتے تھے باوجود اس کے کہ اگر آپؐ چاہتے تو ساری دنیا کا خزانہ آپکے ہاتھ میں ہوتا، جنت آپؐ کے سامنے ہوتی اور آپ اس کے اعلیٰ ترین

88 ————— (سُورَةُ الرَّحْمٰنِ) صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ گھر میں

منزل میں ہوتے، آپ ضرور روتے تھے لیکن بندے کی طرح روتے تھے اور وہ بھی اس وقت جب آپ اپنے رب سے شرگوشی کر رہے ہوتے تھے اور قرآن کریم کی حکمت آمیز آیتیں سن رہے ہوتے تھے، اور یہ آپ کا رونا رقتِ قلب، باطنی صلاح، خشیتِ خدا، اور عظمتِ الہی کی معرفت کی بنا پر ہوتا تھا۔

حضرت عبد اللہ ابن شخیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہوئے کہا: (میں رسول اللہ ﷺ کے پاس نماز پڑھنے کی حالت میں پہونچا، رونے کی وجہ سے آپ کے سینہ سے دیک کے کھولنے کی طرح آواز آرہی تھی) [سنن ابوداؤد]۔

اور حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ (رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ذرا قرآن پڑھ کر سنانا، میں نے کہا بھلا آپ کو کیا سناؤں آپ پر تو قرآن اترا ہے، آپ نے فرمایا

مجھے دوسروں سے سننا اچھا لگتا ہے، پھر میں نے سورۃ نساء شروع کی جب اس آیت پر پہنچا ﴿وَجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰؤُلَاءِ شٰهِيْدًا﴾ تو دیکھا آپ کی آنکھیں اشکبار تھیں) [صحیح بخاری شریف]۔

برادران اسلام: تامل فرمائیے ان چند سفید بالوں کے بارے میں جو آپ کے سر میں تھے، اور تقریباً اٹھارہ بال جو آپ کے مبارک داڑھی میں تھے، ان چند بالوں کے سفید ہو جانے کا سبب خود آپ ﷺ کی زبان مبارک سے سنئے، حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ آپ تو بوڑھے ہو گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: (مجھے ہود، واقعہ، مرسلات، عم یتساء لون اور إذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا) [سنن ترمذی]۔

آنحضرت ﷺ کی خاکساری

رسول اللہ ﷺ باعتبار اخلاق سب سے اچھے اور قدر و منزلت میں سب سے کامل تھے، آپ کا خلق قرآن تھا جیسا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا: آپ کا خلق قرآن تھا، اور پیارے حبیب ﷺ نے فرمایا مجھے اس لئے مبعوث کیا گیا ہے کہ میں اچھی خصلتوں کی تکمیل کر دوں) [مسند احمد]۔

اور آپ کے تواضع میں سے یہ بھی تھا کہ مدح سرائی، اور حد سے زیادہ تعریف کرنا آپ کے نزدیک غیر مرغوب تھا۔

حضرت عمر بن خطابؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (تم لوگ میری حد سے زیادہ تعریفیں کر کے اتنا نہ بڑھاؤ جتنا کہ نصاریٰ نے ابن مریم کو بڑھایا، میں تو ایک بندہ ہوں پس تم

91 ————— (ابن ماجہ اور مسند احمد) ﷺ کے گھر میں

مجھے اللہ کا بندہ اور رسول کہو) [سنن ابوداؤد]۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول، اے ہم میں سب سے بہتر، اے ہم میں سب سے بہتر کے بیٹے، اے ہمارے سردار، اور اے ہمارے سردار کے بیٹے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اے لوگو! اپنی باتیں کہو، اور دیکھو تمہیں شیطان مدہوش نہ کر دے میں محمد، اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، مجھے یہ پسند نہیں کہ تم مجھے اللہ عزوجل کی عطا کردہ مرتبہ سے آگے بڑھاؤ) [سنن نسائی]۔

بعض لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی تعریفیں کر کے اتنا زیادہ بڑھا دیا ہے کہ جس کی انتہاء نہیں، ان کا اعتقاد ہے کہ نبی ﷺ غیب کی باتیں جانتے تھے، یا آپ ﷺ منفع اور نقصان پہونچانے کی قدرت رکھتے، ضرورت مندوں کی حاجت روائی اور بیماروں کو

92 ————— (سبح و تعالیٰ) (صلى الله عليه وسلم) گھر میں

شفاء عطا کرتے ہیں، مگر اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان ساری باتوں کو آپ ﷺ کی بابت نفی کی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبِ لَأَسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ﴾ [الأعراف: ۱۸۸].

(آپ فرمادیتے تھے کہ میں خود اپنی ذات خاص کے لئے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا، مگر اتنا جتنا کہ اللہ نے چاہا ہو، اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو میں بہت سے منافع حاصل کر لیتا اور کوئی نقصان مجھ کو نہ پہنچتا)۔

یہ نبی مرسل روئے زمین پر بسنے، اور آسمان کے نیچے آباد ہونے والوں میں سب سے بہتر، ہمیشہ اپنے رب سے عاجزی اور رجوع کرنے والے تکبر کو ہرگز پسند نہیں فرماتے تھے بلکہ

آپ تو خاکساروں کے سردار تھے۔

انس بن مالکؓ نے کہا: (صحابہ کرام کے نزدیک رسول اللہ ﷺ سے زیادہ محبوب کوئی شخص نہ تھا، پھر بھی وہ آپ ﷺ کو دیکھ کر آپ کی تعظیم کے لئے کھڑے نہیں ہوتے تھے، کیونکہ آپ کو یہ بات ناپسند تھی) [اسے امام احمد نے روایت کیا]۔

اس امت کے نبی ﷺ کے تواضع اور نایاب خصلت کو دیکھئے کہ آپ ایک مسکین عورت کے لئے کس قدر خاکسار ہوتے ہیں اور اسے اپنے قیمتی اور مشغولیت سے بھرپور وقت کا ایک حصہ عنایت کرتے ہیں۔

حضرت انس بن مالکؓ نے کہا: (ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی، اور کہا مجھے آپ سے ضرورت ہے، تو نبیؐ نے فرمایا: تم مدینہ کے جس گلی میں بھی جا ہو میں تمہارے ساتھ بیٹھنے کو تیار

94 ————— (سنن ابوداؤد نے روایت کیا) ————— (سنن ابوداؤد نے روایت کیا) —————

(ہوں) [امام ابوداؤد نے روایت کیا]۔

(۱) يَرْوُحُ بِأَرْوَاحِ الْمَحَامِدِ حُسْنَهَا

فَيَرْقِي بِهَا فِي سَامِيَّاتِ الْمَفَاخِرِ

(۲) وَإِنْ فَضَّ فِي الْأَكْوَانِ مِسْكَ خِتَامُهَا

تَعَطَّرَ بِهَا كُلُّ نَجْدٍ وَعَائِرِ

(۱) آپ نے تمام اخلاقِ حسنہ کو اپنا لیا پس آپ فضیلت

کے اعلیٰ چوٹی پر پہنچ گئے۔

(۲) اور اگر آپ کے اخلاقِ حسنہ کے اسرار سارے جہاں

میں عیاں ہو جائے تو ہر نشیب و فراز خوشبووں سے معطر

ہو جائیں گے۔

آپ ﷺ خاکساروں کے پیشوا اور سردار تھے حضرت ابو

ہریرہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر دعوت میں

95 ————— (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) رسول اکرم ﷺ کے گھر میں

مجھ کو بکری کا دست یا پاؤں کھانے کے لئے بلایا جائے تب بھی میں ضرور جاؤں، اور اگر مجھ کو کوئی بکری کا دست یا پاؤں تحفہ بھیجے تو اس کو ضرور لے لوں گا) [صحیح بخاری شریف]۔

تکبر کرنے والوں کو رسول اکرم ﷺ کی یہ حدیث ہر زمانے اور ہر وقت میں انھیں کبر و نخوت سے روکتی اور منع کرتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے نبی ﷺ نے فرمایا: (جس کسی کے دل میں ذرہ برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہو گا وہ جنت میں نہیں جائے گا) [صحیح مسلم شریف]۔

اللہ کی پناہ، یہ غرور اور گھمنڈ دوزخ تک پہنچانے والا راستہ خواہ ایک رتی کے برابر ہی کیوں نہ ہو!
ایک اکڑ کر چلنے والے گھمنڈی پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور نازل شدہ عقاب سے عبرت حاصل کرو!

96 ————— (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ یا ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: (ایسا ہوا ایک شخص ایک پسندیدہ جوڑا پہنکر بالوں میں کنگھی کئے اتراتا ہوا چل رہا تھا کہ اچانک اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دہنسا دیا، وہ قیامت تک اس میں دہنتا رہے گا) [صحیح بخاری شریف]۔

سرور کائنات ﷺ کا خادم

یہ مسکین اور ناتواں خادم جسے رسول اللہ ﷺ نے اس کی خدمت گزاری اور کمزوری کی وجہ سے نہیں بلکہ ایمان و تقویٰ کی بنا پر مناسب مقام عطا کیا، آپ ﷺ نے خادموں اور مزدوروں کے بابت فرمایا: (تمہارے وہ بھائی جن پر اللہ تعالیٰ نے تمہیں اقتدار دیا ہے، انھیں وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو،

لائسنس 96 رسول (کریم ﷺ) کے گھر میں۔ ————— 97

وہی پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو، اور انہیں کسی ایسے کام کی تکلیف نہ دو جو ان پر شاق گزرے، اور اگر تم انہیں کوئی ایسا کام دے ہی دو تو ان کی مدد کرو) [صحیح مسلم شریف]۔

برادران اسلام:

کیا آپ نے کبھی کسی خادم کو اپنے مالک کی تعریف کرتے سنا ہے؟! غور فرمائیے حضرت انسؓ کی بات پر جو ایک خادم ہو کر اپنے آقا کے بارے میں ایک عجیب بات، مقبول گواہی، اور پاکیزہ مدح سرائی میں کہتے ہیں: (میں نے دس سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی آپ نے اف تک نہ کہا، اور جب میں نے کوئی کام کیا تو آپ نے یہ نہیں کہا کہ کیوں کیا اور نہ ہی کسی کام کو چھوڑ دینے پر یہ کہا کہ یہ کام کیوں چھوڑا) [صحیح مسلم شریف]۔

چند دن یا چند مہینے نہیں بلکہ مکمل دس سال، یہ عمر کا ایک طویل

98 ————— (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) رسول اللہ ﷺ کے گھر میں

ترین جزء ہے جس میں انسان خوشی و غم، رضا و غضب، نفسیاتی رد و بدل و اضطراب اور غنا و فقر جیسے حالات سے دوچار ہوتا رہتا ہے پھر بھی۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ نہ تو آپ نے ڈانٹا اور نہ ہی کبھی کسی کام کا حکم دیا، بلکہ آپ ﷺ نے اپنے اس خادم کو مطمئن رکھتے ہوئے ہمیشہ بہترین صلہ دیتے، اس کا اور اس کے اہل خانہ کی ضروریات کو رفع کرتے اور اس کے لئے دست بدعا ہوتے۔

حضرت انسؓ نے کہا میری ماں نے کہا یا رسول اللہ، انس آپ کا خادم ہے اس کیلئے دعا کر دیجئے، آپ نے فرمایا: "اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أُعْطِيَتْهُ".

(اے اللہ تو اسکے مال و اولاد کو زیادہ کرنا، اور جو کچھ اسے

عنایت کرنا اس میں برکت دینا) [صحیح بخاری شریف]۔

99 ————— (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) عَزَّوَجَلَّ کَحْ گھر میں

رسول اکرم ﷺ نے اپنی بے مثال شجاعت اور بہادری کے باوجود بھی ناحق نہ تو کسی کو کبھی رسوا کیا، نہ ہی کبھی کسی کو مارا، اور نہ ہی اپنے ماتحت بیویوں اور خادموں پر سخت دلی کا مظاہرہ کیا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے کہا: (رسول اللہ ﷺ نے جہاد فی سبیل اللہ کے سوا کبھی کسی پر ہاتھ نہیں اٹھایا اور نہ ہی کبھی کسی بیوی یا نوکر کو مارا) [صحیح مسلم شریف]۔

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ خیر الانام ﷺ کے لئے دوبارہ گواہی پیش کرتی ہیں، نیز آپ ﷺ کی سیرت طیبہ اور کریمانہ زندگی پر اور بہت سارے لوگوں نے باتیں کیں ہیں یہاں تک کہ کفار قریش نے بھی اعتراف کیا۔

(ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نے کبھی بھی کسی ظالم سے ظلم کا بدلہ نہ لیا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ

100 ————— (ابن ماجہ 69 رسول اللہ ﷺ کے گھر میں)

کسی چیز کی پامالی نہ ہوتی، پس جب اللہ تعالیٰ کے محرمات کی پامالی ہوتی تو آپ سب سے غضبناک ہوتے، اور جب بھی آپ ﷺ کو کسی دو چیزوں کے درمیان اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے ان میں سے آسان کو اختیار کیا جب تک کہ معصیت میں واقع ہونے کا خوف نہ ہوتا) [تمہید لابن عبد البر]۔

نیز نبی اکرم ﷺ نرمی برتنے اور عفو و درگزر کی تعلیم دیتے تھے، ارشاد گرامی ہے: (اللہ تعالیٰ نرمی برتنے والا ہے اور ہر معاملہ نرمی کو پسند کرتا ہے) [صحیح بخاری شریف]۔

مہمان اور تحفہ

انسان کی زندگی میں خواہ وہ معاشرہ، یا خلیش و اقارب، یا اپنے گھر ہی میں کیوں نہ ہو اسے مشفقانہ اور کریمانہ سلوک کی سخت ضرورت ہوتی ہے، تحفہ اور گفٹ ایسی چیز ہے جس سے

101 ————— (ایک 69 رسول (ﷺ) کے گھر میں۔

ٹوٹے ہوئے دل جڑتے ہی نہیں بلکہ بغض و حسد جیسی بیماریوں سے شفا یاب اور پاک و صاف ہو جاتے ہیں، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ تحفہ قبول فرماتے اور اس کا بدلہ دیتے تھے) [صحیح بخاری شریف]۔

ہدیہ دینا اور تحفہ ملنے پر شکریہ ادا کرنا نفس کی سخاوت اور دل کی صفائی کی دلیل ہے، نیز کریمانہ خصلت انبیاءؑ کی عادت اور پیغمبروں کی سنت میں شمار ہوتا ہے اس معاملہ میں ہمارے رسول جناب محمد ﷺ پیش پیش تھے چنانچہ آپ نے فرمایا: (جو اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی خاطر داری کرے، ایک دن اور رات تو میزبانی لازم ہے اور تین دن تک افضل ہے اس کے بعد صدقہ ہے، مہمانوں کو بھی چاہئے کہ میزبان کو تنگ کرنے کے لئے یوں ہی پڑانہ

102 ————— (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

رہے) [صحیح بخاری شریف]۔

قسم ہے اللہ کی نہ تو زمین اور اس کی نشیب فراز نے اور نہ ہی حجاز اور جزیرہ عرب نے، بلکہ نہ ہی شرق و غرب نے آپ ﷺ سے بڑھ کر شریف اور کریم النفس دیکھا۔

قارئین کرام ذرا توجہ فرمائیں تاکہ نبی اکرم ﷺ کے درج ذیل واقعہ کو پڑھیں اور نصیحت حاصل کریں۔

حضرت سہل بن سعدؓ سے مروی ہے ایک عورت آنحضرت ﷺ پاس آئی اور ایک بُنی ہوئی چادر آپ کے لئے تحفہ لائی اور کہنے لگی اسے میں اپنے ہاتھوں سے بن کر اس لئے لائی ہوں کہ آپ اسے پہنیں، آپ ﷺ نے اس چادر کو ضرورت محسوس کرتے ہوئے لے لیا، آپ اس کا تہبند پہن کر باہر نکلے، ایک شخص نے کہا کیا ہی عمدہ چادر ہے آپ مجھے عنایت کر دیجئے،

103 ————— (رسول اکرم ﷺ) کے گھر میں

آپ نے کہا اچھا، پھر آپ ﷺ مجلس میں بیٹھے رہے پھر آپ واپس گئے اور تہ کر کے اس آدمی کے پاس بھیج دیا، لوگوں نے کہا تم نے اچھا نہیں کیا، نبی ﷺ نے اسے ضرورت مند ہو کر پہن لیا تھا اور تم نے مانگ لیا جب کہ تم جانتے ہو کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں کرتے، انہوں نے کہا اللہ کی قسم میں نے اسے پہننے کیلئے نہیں بلکہ اپنا کفن بنانے کیلئے مانگا ہے، حضرت سہل کہتے ہیں پھر وہی ان کا کفن بنا) [صحیح بخاری شریف]۔

آپ نبی اکرم ﷺ کے ان کریمانہ خصلتوں پر بالکل متعجب نہ ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دونوں عالم سے منتخب کیا اور اپنی نگہداشت میں آپ ﷺ کی تربیت فرمائی نیز آپ ﷺ کو پیشوا بنایا۔

جو دو کرم میں رسول اکرم ﷺ کی سب سے بہتر اور بڑھکر

104 ————— (ابن ماجہ ۶۶ رسول اللہ ﷺ کے گھر میں

مثال بیان کی جاتی ہے حکیم ابن حزامؓ سے روایت ہے: میں نے نبی ﷺ سے کچھ مانگا آپ نے مجھے عنایت کیا، پھر مانگا پھر آپ نے دیا، پھر - تیسری بار - مانگا آپ نے مجھے عطا کیا، اور فرمایا: (حکیم! یہ مال سرسبز اور شیریں ہے لیکن جس شخص نے اسے نفس کو بخنی کر کے لیا تو اسکے مال میں برکت ہوتی ہے، اور جس نے اس مال کو جی میں لالچ رکھ کر لیا تو اس کے مال میں برکت نہ ہوگی، اس کا حال اس شخص کا سا ہوگا جو کھائے اور شکم سیر نہ ہو، اور اوپر والا - دینے والا - ہاتھ نیچے والے - لینے والے - ہاتھ سے بہتر ہے...) [صحیح بخاری شریف] -

(۱) وَلَهُ كَمَالُ الدِّينِ أَعْلَى هِمَّةً

يَعْلُو وَيَسْمُو أَنْ يُقَاسَ بِشَانِ

(۲) لَمَّا أَضَاءَ عَلَى الْبَرِيَّةِ زَانَهَا

وَعَلَا بِهَا فَإِذَا هُوَ الثَّقَلَانِ

ایسی ۵۵ رسول (ﷺ) کے گھر میں

(۳) فَوَجَدَتْ كُلَّ الصَّيْدِ فِي جَوْفِ الْفَرَا

وَلَقِيَتْ كُلَّ النَّاسِ فِي إِنْسَانٍ

(۱) نبی اکرم کو دین کے معاملہ میں وہ کامل اور شامل مرتبہ

حاصل ہوا جس کا اور کسی سے موازنہ نہیں کیا جاسکتا۔

(۲) پس آپ کی بعثت تمام انس و جن کیلئے روشنی بن گئی اور

اعلیٰ پیمانے پر پہنچ گئی۔

(۳) اور آپ کے اندر تین تہا وہ تمام فضل و شرف اور

بہترین اخلاق جمع ہو گئے جو تمام بنی نوع انسان کے صفات کو

اکٹھا کرنے کے بعد ہی پایا جاسکتا ہے۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے: کہ (کبھی بھی ایسا نہ ہوا کہ

آپ ﷺ سے کوئی چیز مانگی جاتی اور آپ نہ کر دیتے) [صحیح

بخاری شریف]۔

106 ————— (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) ﷺ کے گھر میں

بخشش و عطیات میں تو آپ اس قدر سخی تھے ہی اس کے باوجود آپ نفس کی پاکیزگی، سچی و بے لوث محبت اور حسن معاشرت میں بھی بے مثال تھے، آپ ﷺ کی عادت شریفہ یہ تھی کہ اپنے ساتھ بیٹھنے والے ہر شخص سے مسکرا کر بات کرتے جس کے نتیجے میں اسے یہ خیال ہوتا کہ وہ نبی ﷺ کے نزدیک صحابہ میں سب سے محبوب ہے۔

جریر ابن عبد اللہ نے فرمایا کہ کبھی بھی رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پاس آنے سے نہ روکا، اور جب سے میں حلقہ بگوش اسلام ہوا آپ نے جب بھی مجھے دیکھا مسکرا دیا [صحیح بخاری شریف]۔
تمہارے لئے ایک ہی دلیل عبرت حاصل کرنے کے لئے کافی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن الحارث نے کہا کہ (میں نے رسول اللہ

107 ————— لائٹ 99 رسول (ﷺ) کے گھر میں

ﷺ سے زیادہ مسکرانے والا کوئی شخص نہ دیکھا) [سنن ترمذی]۔

برادر محترم آپ متعجب کیوں ہیں؟ خود نبی اکرم ﷺ کی پیاری حدیث میں موجود ہے (تمہارا اپنے بھائی کو دیکھ کر مسکرا دینا صدقہ ہے) [سنن ترمذی]۔

رہے خادمِ رسول اکرم ﷺ حضرت انسؓ تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے جو گراں قدر اوصاف بیان کئے ہیں کہ شاید ہی کوئی ایسا شخص ہو جو آپ کے بعض صفات سے متصف ہو، یا وہ تمام صفتیں چند لوگوں کے اندر مل کر پائی جاتی ہوں، فرمایا: رسول اللہ ﷺ شفقت و مہربانی میں سب سے بڑھ کر تھے، جب بھی کوئی آپ سے سوال کرتا آپ اس کی طرف بھر پور توجہ فرماتے، اور رسول اللہ ﷺ اس سائل سے اس وقت تک منہ نہ موڑتے جب تک کہ سائل خود نہ مڑ جائے، اور جب بھی کسی

108 ————— (دین و رسول ﷺ کے گھر میں

نے آپ کا ہاتھ پکڑا تو آپ نے بھی اس کا ہاتھ پکڑ لیا، اور آپ ﷺ اپنا ہاتھ اس تک نہ کھینچتے جب تک کہ وہ آدمی خود نہ چھڑا لے۔

مہمان کی اس قدر عزت اور دل جمعی کے باوجود آپ ﷺ کی اپنی امت پر مہربانی اور شفقت کا یہ عالم تھا کہ آپ ﷺ جوں ہی خلاف شرع کوئی کام دیکھتے تو فوراً ہی ٹوکتے، لہذا حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی ایک انگشتری دیکھا، آپ نے اسے نکال پھینکا اور فرمایا (تم میں سے کوئی جہنم کے انگارے کا قصد کرتا ہے پھر اسے اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے!) [صحیح مسلم شریف]۔

بچوں سے شفقت

سخت دل لوگ تو اس بات سے بالکل ہی نا آشنا ہوتے ہیں کہ رحمت کیا چیز ہے؟ اور نہ ہی ان کے دلوں میں نرمی کی کوئی جگہ ہوتی ہے، بلکہ ان کی مثال ایک سخت پتھر کی طرح ہے، نیز وہ لین دین میں کمتر، انسانی شعور و آگہی اور مہربانی میں پرلے درجہ کے بخیل ہوتے ہیں، لیکن وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے نرم اور محبت سے لبریز دھڑکتا ہوا دل عطا کیا ہے بیشک وہی بے حد مشفق بے مثال شخص ہے جو سراپا رحمت اور شفقت ہوتا ہے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم کو گود میں لیا پھر آپ نے اسے بوسہ دیا اور سونگھا [صحیح بخاری شریف]۔

110 ————— (بخاری 69 رسول اللہ ﷺ کے گھر میں)

اور آپ ﷺ کی یہ رحمت اور شفقت صرف آپ کے خیش و اقارب کے لئے ہی خاص نہیں تھی بلکہ تمام مسلمانوں کے بچوں کے لئے عام تھی، حضرت اسماء بنت عمیس فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ ہمارے گھر میں داخل ہوئے پھر آپ نے جعفر کے بچوں کو بلایا، میں نے دیکھا کہ آپ نے انھیں سونگھا اور آپ کی آنکھیں آنسوؤں سے پر نم تھیں، پھر میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ کیا آپ کو جعفر کی کوئی خبر پہونچی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، آج وہ شہید ہو گئے، پس ہم لوگ رونے لگے، آپ واپس لوٹ گئے اور کہا کہ جعفر کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کرو کیونکہ آج ان کے پاس ایسی خبر آئی ہے جس نے انہیں مشغولیت میں ڈال دیا ہے [طبقات

ابن سعد، ترمذی اور ابن ماجہ]۔

لائسنس 69 رسول کریم ﷺ کے گھر میں ————— 111

اور ایک مرتبہ مسلمانوں کی شہادت پر آپ ﷺ کی آنکھیں اشکبار تھیں تو حضرت سعد بن عبادہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ یہ کیا ہے؟ تو آپؐ نے جواب دیا: یہ رحمت ہے جسے اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں ڈال دیا ہے [صحیح بخاری شریف]۔

اور آپؐ کے بیٹے ابراہیم کی فات پر آپؐ کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر جب حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ اور رو رہے ہیں؟! تو آپؐ نے جواب دیا: (اے ابن عوف، یہ رحمت ہے)، پھر آپ دوسری بار روئے اور فرمایا (آنکھ تو آنسو بہاتی ہے اور دل کو رنج ہوتا ہے، پر ہم زبان سے وہی کہتے ہیں جو ہمارے پروردگار کو پسند ہے، بیشک ابراہیم ہم تمہارے فراق میں غم زدہ ہیں) [صحیح بخاری شریف]۔

لیکن 96 رسول اکرم ﷺ کے گھر میں

آپ کے اخلاق ہمیں اس بات کی دعوت دے رہے ہیں کہ ہم انہیں اپنائیں اور ان پر عمل کریں کیونکہ ہم اس وقت بچوں سے محبت اور ان کی قدر و قیمت کے احساس کو کھو چکے ہیں، ہمارے یہ بچے آگے چل کر باپ، اور امت کی اہم شخصیات بنیں گے، اور یہ فجر صادق ہیں جس کے لوگ منتظر ہیں، ہم جہالت، غرور، کم خیالی، اور تنگ نظری کی وجہ سے اپنے ان بچوں کے بارے میں اپنے دل کو بند اور ضائع کر چکے ہیں، لیکن رسول ﷺ نے بچوں کیلئے ہمیشہ اپنے دل کو کشادہ رکھا، آپ بچوں سے محبت اور ان کی قدر کرتے اور ان کو بلند مرتبہ عطا کرتے تھے۔

حضرت انسؓ جب بچوں سے گزرتے تو ان سے سلام کرتے اور کہتے کہ نبی ﷺ کا بھی یہی معمول تھا [متفق علیہ]۔ اور جیسا کہ بچوں کی طبیعت میں مشقت، تھکاوٹ اور غیر

113 ————— (رسول اکرم ﷺ) کے گھر میں۔

معمولی حرکت پائی جاتی ہے اس کے باوجود بھی آپؐ بچوں پر ناراض ہوتے اور نہ ہی جھڑکتے اور نہ ہی انہیں ملامت کرتے بلکہ آپؐ ان کے ساتھ نرمی اور اطمینان سے کام لیتے تھے۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے اور آپؐ ان کے لئے دعا کرتے تھے، ایک مرتبہ آپؐ کے پاس ایک بچہ لایا گیا اس نے آپؐ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا، آپؐ نے پانی منگا کر اس پر چھینٹے مارا اور دھلا نہیں [صحیح بخاری شریف]۔

قارئین کرام کیا آپ کے دل میں کبھی یہ بات کھٹکی؟ اس حال میں کہ آپ بیت نبویؐ کی زیارت کا شرف حاصل کر رہے ہیں؟ کہ آپ اپنے چھوٹے اور ننھے منے بچوں کے ساتھ

114 ————— (۱۵) رسول (ﷺ) کے مہر میں

کھیل کود اور ہنسی مذاق کریں اور آپ ان کے قہقہوں، اور پیاری پیاری باتوں کو سنیں! اس امت کے نبی ﷺ یہ سب کچھ کیا کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ حسن بن علیؓ کیلئے اپنی زبان نکالتے تو وہ آپ کے زبان کی سرخی کو دیکھ کر مسکراتے تھے [سلسلہ احادیث صحیحہ]۔

اور حضرت انسؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ ام سلمہ کی بیٹی زینب کے ساتھ کھیلتے تھے، اور یا زینب یا زینب کہہ کر بار بار پکارتے تھے [صحیح الجامع]۔

بچوں سے آپ کی شفقت برابر رہتی تھی یہاں تک کہ آپ اہم عبادت میں مصروف ہوتے، آپ نماز پڑھتے تھے اور اپنی نواسی امامہ بنت زینب جو کہ ابو العاص کی بیٹی تھیں اٹھائے

زینت ۵۹ رسول (ﷺ) کے گھر میں۔ ————— 115

ہوتے تھے، جب آپ کھڑے ہوتے انھیں اٹھالیتے پھر جب سجدہ کرتے تو زمین پر بیٹھا دیتے تھے [صحیح بخاری مسلم شریف]۔

محمود بن الربیع سے مروی ہے فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ کی وہ کلمی یاد ہے جو آپ نے میرے گھر میں موجود کنوئیں سے بھرے ہوئے ایک ڈول سے لے کر میرے منہ پر ماری تھی، اور اس وقت میں پانچ سال کا تھا [صحیح بخاری و مسلم شریف]۔

آپ بڑے چھوٹے سب کو تعلیم دیتے تھے، ابن عباسؓ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں ایک دن اللہ کے نبیؐ کے پیچھے سوار تھا کہ آپ نے فرمایا: اے لڑکے میں تمہیں چند باتیں سکھاتا ہوں: تم اللہ کے احکام کی حفاظت کرو اللہ تمہاری حفاظت فرمائے گا، اللہ کے احکام کی حفاظت کرو گے تو اللہ کو اپنی طرف متوجہ پاؤ گے، مانگو تو صرف اللہ تعالیٰ سے، اور جب مدد طلب

116 ————— (سبحان 69 رسول اکرم ﷺ کے گھر میں

کرو تو صرف اللہ تعالیٰ ہی سے طلب کرو) [سنن ترمذی]۔
 بعد اس کے ہم نے نبی اکرم ﷺ کی بہترین خصلتوں اور
 سیرتِ طیبہ کے ساتھ چند لمبے گزارا، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم ان
 اوصاف حمیدہ کے ذریعہ اپنے دل کو منور کریں اور زندگی کے
 اس سفر میں اپنے پیچھے اس کا اثر چھوڑیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے
 ہمارے گھروں کو ان ننھے منے بچوں سے رونق بخشا ہے جنہیں
 شفقتِ پدری اور ماں کی ممتا حاجت، نیز کورے کاغذ کی طرح
 ان کے سادہ دلوں کو خوشیوں کی سخت ضرورت ہے، تاکہ آگے
 چل کر یہ رحم دل اور بہترین اخلاق سے مزین ہو کر امت کی
 قیادت کر سکیں، اور یہ سب اللہ رب العزت کی توفیق کے بعد
 والدین کی بھرپور توجہ پر مبنی ہے۔

بردباری، نرمی اور صبر

زبردستی اور ستم ڈھاتے ہوئے کسی پر گرفت کرنا یا کسی کا حق مارنا ظالموں کا شیوہ ہے، ہمارے نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے عدل قائم کرنے اور مظلوم کا حق دلانے کے لئے اصول اور ضوابط مقرر کر دیئے، اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کیلئے خیر، یا خیر تک پہنچنے کیلئے امر و نہی کے احکام مقرر کئے آپ ﷺ نے ان پر عمل کر کے دکھایا، اس لئے ہمیں نبی ﷺ کے گھر میں کسی قسم کے ظلم و گرفت اور لوٹ مار کا کوئی خوف نہیں ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں: (رسول اللہ ﷺ نے جہاد فی سبیل اللہ کے سوا کبھی بھی کسی پر ہاتھ نہیں اٹھایا اور نہ ہی کبھی کسی بیوی یا نوکر کو مارا، اور کبھی بھی کسی ظالم سے ظلم کا

118 ————— (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

بدلہ نہ لیا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کسی چیز کی پامالی نہ ہوتی، تو اس وقت آپ اللہ کے لئے انتقام لیتے) [مسند احمد]۔

حضرت انسؓ نے فرمایا (میں نبی ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا آپ موٹی کناری والی نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے اتنے میں ایک گنوار نے آپ کو پکڑ لیا اور چادر کو زور سے کھینچا، انسؓ کہتے ہیں میں نے آپ کے مونڈھے کو دیکھا اس پر چادر کو زور سے کھینچنے کے سبب نشان پڑ گیا تھا اس کے بعد کہنے لگا: محمد! اللہ کا مال جو تمہارے پاس ہے اس میں سے کچھ مجھ کو بھی دلواؤ، آپ اس کی طرف دیکھ کر ہنس پڑے اور اس کو کچھ دلوا دیا) [صحیح بخاری شریف]۔

اور جب آپ غزوہ حنین سے واپس لوٹے تو گنوار آپ کے پیچھے ہوئے اور مانگنا شروع کیا پس آپ ایک پیڑ کے پاس

لائسنس 99 رسول اکرم ﷺ کے گھر میں۔ ————— 119

پہنچ گئے جس میں آپ کی چادر پھنس گئی، آپ نے فرمایا میری چادر واپس کر دو کیا تمہیں مجھ سے بخیلی کا خوف ہے؟ اللہ کی قسم اگر میرے پاس ان پودوں کے برابر بھی نعمتیں ہوتیں تو میں انہیں تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا، اور تم مجھے بخیل، بزول اور جھوٹا نہ پاتے) [بغوی نے روایت کیا اور البانی صحیح قرار دیا]۔

معاملات میں مصلحت کی پہچان اور نرمی، برائی ختم کرنے نیز تعلیم و تربیت کے لئے ایک کارگر علاج ہے۔

صحابہ کرامؓ نے جب ایک شخص کو غلطی کرتے اور اس کے قدم ڈگمگاتے دیکھتے تو ان کی غیرت جاگ اٹھتی اور اسے اس غلط کام سے روکنے میں جلد بازی سے کام لیتے، اور وہ اس بارے میں حق بجانب ہوتے تھے پھر بھی مشفق اور معاملہ فہم پیارے نبی ﷺ انہیں اس کے لاعلمی اور اس پر عائد آنے

120 ————— (ابن ماجہ رسول اکرم ﷺ کے گھر میں

والے نقصانات کی بنا پر منع کر دیتے، اور وہی بہتر ہوتا جو رسول اکرم ﷺ کرتے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ (ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اس کو مارنے دوڑے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جانے دو، جہاں اس نے پیشاب کیا ہے وہاں پانی سے بھرا ہوا یا پانی کا ایک ڈول بہا دو، دیکھو تم آسانی کرنے کیلئے بھیجے گئے ہو۔ کہ سختی کرنے کو) [صحیح بخاری شریف]۔

رسول اللہ ﷺ نے دعوت و تبلیغ کے معاملہ میں بہت ہی صبر و ضبط سے کام لیا، ہمیں بھی خود غرضی اور مفاد پرستی کو چھوڑ کر آپ ﷺ کو اپنا اسوہ بنائیں اور آپ کے طریقے پر چلیں۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ سے پوچھا: احد کے دن سے بھی کوئی دن زیادہ سخت آپ پر گزرا

121 ————— لایسنس 69 رسول (کریم ﷺ) کے گھر میں

ہے؟ آپؐ نے فرمایا: میں نے تیری قوم سے بہت آفتیں اٹھائی ہیں اور سب سے زیادہ سخت رنج مجھے عقبہ کے دن ہوا جب میں نے عبدیاللیل بن عبدکلال کے بیٹے پر اپنے آپ کو پیش کیا اس نے میرا کہنا نہ مانا میں چلا اور میرے چہرے پر رنج برس رہا تھا پھر مجھے اس وقت ہوش آیا جب میں قرنِ ثعالب پر پہنچا جب میں نے اپنا سراٹھایا تو دیکھا ایک ابر کے ٹکڑے نے مجھ پر سایہ کیا ہوا ہے اور اس میں حضرت جبرائیلؑ تھے، انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا جو کچھ تمہاری قوم نے کہا اور جواب دیا اللہ تعالیٰ نے سن لیا، اور پہاڑوں کے فرشتے کو تمہارے پاس بھیجا ہے تم جو چاہو اس کو حکم کرو، پھر پہاڑوں کے فرشتے نے مجھے پکارا پھر سلام کیا اور کہا اے محمدؐ اللہ تعالیٰ نے تمہاری قوم کی باتیں سن لی ہیں، میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اور

122 ————— (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) صلوات اللہ علیہ وسلم کے گھر میں

مجھے تمہارے پروردگانے تمہارے پاس بھیجا ہے اس لئے کہ جو تم حکم دو میں سنوں، پھر جو تم چاہو، اگر کہو تو میں انہیں۔ مکہ کے۔ دونوں پہاڑوں کے درمیان پیس دوں، نبیؐ نے ان سے فرمایا بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد میں سے ان لوگوں کو پیدا کرے گا جو خاص اسی کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے [متفق علیہ]۔

حاشیہ: [قرن ثعالب: مکہ سے دو منزل کے فاصلہ پر ہے ایک مقام ہے جہاں نجد والے احرام باندھتے ہیں]۔

دورِ حاضر میں بعض لوگ دعوت و تبلیغ کے معاملہ میں جلد بازی سے کام لیتے ہیں اور بغیر صبر و تحمل کے کامیابی کی امید کرتے ہیں حالانکہ جلد بازی اور خود غرضی دعوت اور اخلاص کے منافی ہے اسی لئے انہیں دعوت و تبلیغ کے میدان میں ناکامی

123 ————— (رسول اکرم ﷺ) کے گھر میں۔

کا سامنا کرنا پڑتا ہے، کہاں ہے وہ صبر اور ضبط؟! رسول اکرم ﷺ کی مرادیں صبر و ضبط اور طویل جدوجہد کے بعد برآئیں۔

(۱) وَكَيْفَ يُسَامِي خَيْرٌ مَنْ وَطِئَ الشَّرَى

وَفِي كُلِّ بَاعٍ عَنْ غَلَاةٍ قُصُورٌ

(۲) وَكُلُّ شَرِيفٍ عِنْدَهُ مُتَوَاضِعٌ

وَكُلُّ عَظِيمٍ الْقَرِيَتَيْنِ حَقِيرٌ

(۱) جو روئے زمیں پر سب سے بہتر ہو اس کی برابری کون

کر سکتا ہے؟ جبکہ ہر عظیم المرتبہ شخص آپ کے درجے کو پہونچنے

سے قاصر ہے۔

(۲) ہر شریف اور رتبے والا آپ کے مقابلہ میں کمتر ہے

خواہ وہ مکہ اور طائف کے سردار ہی کیوں نہ ہوں۔

عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: (گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو

124 ————— (ابن ماجہ و مسند احمد) ﷺ کے گھر میں

دیکھ رہا ہوں آپ ایک پیغمبر کا حال بیان کر رہے تھے جسے اس
 کی قوم نے مار کر بولہبان کر دیا تھا اور وہ اپنے چہرے سے خون
 صاف کرتے ہوئے کہہ رہے تھے اے اللہ میری قوم کو بخش
 دے (و نادان ہیں) [متفق علیہ]۔

اور ایک روز رسول اکرم ﷺ صحابہ کرام کے ہمراہ ایک
 جنازے میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس زید بن سعنے
 نامی ایک یہودی اپنا قرض طلب کرنے آیا، اس نے آپ
 کے گریبان کو پکڑا اور غضبناک ہو کر شدت آمیز لہجہ میں کہا، یا
 محمد! کیا میرا حق پورا نہیں کریگا؟ حضرت عمرؓ سے تلملا اٹھے
 اور زید کی طرف دیکھا، اُن کی دونوں آنکھیں چہرے میں گول
 چھلنے کی طرح گردش کر رہی تھیں اور کہا: اللہ کے دشمن! یہ سب
 کچھ جو میں سن اور دیکھ رہا ہوں تو رسول اللہ ﷺ سے کہہ اور کر

125 ————— لائن 96 رسول کریم ﷺ کے گھر میں

رہا ہے؟ اس ذات پاک کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر مجھے آپ کے ملامت کا خوف نہ ہوتا تو میں اپنی تلوار سے تیرا سرتن سے جدا کر دیتا۔

رسول اللہ ﷺ عمر کو پرسکون لہجے میں دیکھتے رہے پھر فرمایا (عمر! ہمیں اس بات کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ تم مجھے بہترین ادا اور اسے اچھے مطالبہ کا حکم دو، عمر اسے لے جاؤ اور اس کا حق ادا کر دو، اور اسے بیس صاع کھجور زیادہ ہی دیدینا)۔

جب حضرت عمرؓ نے اسے بیس صاع کھجور زیادہ دیا تو زیہ (یہودی) نے کہا عمر یہ زیادہ کیسا؟! جواب دیا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے تمہاری بدسلوکی کے بدلے تمہیں زیادہ دینے کا حکم دیا ہے، زید نے کہا عمر کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟
عمر نے کہا: نہیں، تم کون ہو؟

126 ————— (ایک روز رسول اللہ ﷺ کے گھر میں

زید نے کہا: میں زید بن سعنه ہوں۔

عمر نے کہا: عالم؟!

زید نے کہا: ہاں، عالم۔

عمر نے پوچھا پھر تمہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایسا سلوک

کرنے پر کس چیز نے ابھارا؟

زید نے کہا: عمر جس وقت میری نظر رسول اللہ ﷺ پر پڑی

اسی وقت ان دو باتوں کے سوا نبوت کی ساری نشانیاں میں نے

آپ کے چہرے سے پہچان لی تھی کہ:

- آپ کی عقلمندی نادانی سے بڑھکر ہے۔

- اور جس قدر آپ کو نادانی کا سامنا ہوگا آپ کی بردباری

زیادہ ہی ہوگی۔

اور اب میں نے ان دونوں کو آزمایا، عمر تم گواہ رہو کہ میں

127 ————— (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) رسول اللہ ﷺ کے گھر میں

اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین تسلیم کر کے اور محمد ﷺ سے باعتبار نبی راضی ہو گیا، اور تم کو اس بات پر گواہ مقرر کرتا ہوں میرے مال کا نصف حصہ محمد ﷺ کی امت پر صدقہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا محمد ﷺ کی امت کے وسعت کو تم نہیں پہنچ سکتے اس لئے کہو کی آپ کی بعض امت پر، زید نے کہا آپ کی بعض امت پر۔

پھر زید (یہودی) رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آئے اور کہا: أَشْهَدُ أَلَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں) [مستدرک حاکم]۔

رسول اللہ ﷺ کے گھر میں

ہمیں چاہئے کہ ہم اس واقعہ پر غور و خوض سے کام لیں شاید ہمیں ہمارے پیشوا محمد رسول اللہ ﷺ کے بہترین سیرتِ طیبہ سے کچھ حاصل ہو جائے اور ہم بھی صبر و تحمل سے کام لیں، اور شفقت و عقلمندی کا پیکر بن کر لوگوں کو دین اسلام کی دعوت دیں، نیز لوگوں دسروں کے بارے میں حسن ظن کی تعلیم دیں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا میں نبی ﷺ کے ساتھ مدینہ سے عمرہ کیلئے نکلی، مکہ پہنچ کر میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں، دورانِ سفر آپ نے نمازوں کی قصر کی اور میں نے پوری پڑھی، آپ روزہ نہ رہے اور میں روزے سے رہی، آپ نے فرمایا: (عائشہ، تم نے اچھا ہی کیا)، اور آپ نے ہمارے اس کام پر کوئی نکیر نہ کی [سنن نسائی]۔

رسول اللہ ﷺ کا کھانا

شرفاء قوم اور حکام کے گھروں میں دسترخوان پر انواع و اقسام کے کھانوں سے لبریز بڑے بڑے برتن صبح و شام آتے اور جاتے ہیں، اور اس امن کے نبی ﷺ جن کے ماتحت ریاستوں اور خادموں کی بھیر، رزق سے لدے اونٹوں کی قطار اور جن کے سامنے سیم و زر کی بہتات، کیا آپ گمان کر سکتے ہیں کہ آپ کے کھانے اور پینے کی کیا کیفیت تھی؟! شاہانہ زندگی یا اس سے بھی بڑھکر، مالداروں اور دولت مندوں جیسا یا اس سے بھی برتر؟ آپ نبی اکرم ﷺ کے کھانے میں کمی اور بد حالی کوسن کر متعجب نہ ہوں، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس صبح و شام کے کھانے میں کبھی بھی گوشت اور روٹی اکٹھا نہیں ہوئی مگر اس حال میں کہ خوراک کم اور کھانے

130 ————— (لیکن وہ رسول اکرم ﷺ کے گھر میں

والے زیادہ) [سنن ترمذی]۔

یعنی نبی کریم ﷺ کبھی بھی تنگدستی اور مشقت کے بغیر آسودہ نہیں ہوئے، اور کبھی آپ آسودہ ہوئے بھی تو آئے ہوئے مہمان کی خاطر داری اور اس کو مانوس کرنے کے لئے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:
(محمد ﷺ کے گھر والے کبھی بھی مسلسل دو روز جو کی روٹی سے آسودہ نہ ہوئے یہاں تک کہ آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا)
[صحیح مسلم شریف]۔

اور ایک دوسری حدیث میں ہے (آنحضرت ﷺ کے گھر والوں نے جب سے آپ مدینہ تشریف لائے تین دن تک برابر گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک آپ دنیا سے تشریف لے گئے) [متفق علیہ]۔

131 ————— لائن 96 رسول (ﷺ) کے گھر میں

بلکہ کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا تھا کہ نبی ﷺ کوئی بھی چیز نہ پاتے جسے تناول فرماتے اور بھوکے ہی سو جاتے تھے! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: (رسول اللہ مع اہل خانہ مسلسل کئی راتیں بھوکے گزار دیتے تھے انہیں رات کا کھانا میسر نہ ہوتا تھا، اور ان کی روٹی زیادہ تر جو کی ہوا کرتی تھی) [سنن ترمذی]۔

دراصل بات قلت اور نایابی کی نہیں تھی، بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ کے پاس دولت کی بہتات تھی نیز عمدہ قسم کے مال آپ کے پاس اونٹوں پر لد کر آتے تھے لیکن اللہ عزوجل نے اپنے نبی کے لئے مکمل اور درست حالت کو اختیار کیا تھا۔

عقبہ بن حارث نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی پھر جلدی سے گھر تشریف لے گئے، تھوڑی دیر میں باہر نکلے میں نے۔ یا اور کسی نے۔ اس کا سبب پوچھا تو آپ نے

132 ————— (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں

فرمایا: (خیرات کے مال میں سے ایک سونے کا ٹکڑا گھر میں چھوڑ آیا تھا، مجھے ناگوار گزارا کہ وہ رات کو میرے پاس رہے سو میں نے اس کو بانٹ دیا) [صحیح بخاری شریف]۔

حیرت انگیز سخاوت، اور بے مثال بخشش تو وہ ہے جو اس امت کے نبی پیارے حبیب ﷺ دست مبارک سے نکلے۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ایسا کبھی نہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سے اسلام کے نام پر سوال کیا گیا ہو اور آپؐ نے نہ دیا ہو، چنانچہ ایک شخص آپؐ کے پاس آیا آپؐ نے اسے دو پہاڑوں کے درمیان کی بکریاں دیدیں۔ یعنی آپؐ نے اسے اتنی بکریاں دیدی کہ دو پہاڑوں کے درمیان جو جگہ ہوتی ہے بھر جاتی۔ وہ لوٹ کر اپنی قوم کے پاس گیا اور کہنے لگا میری قوم کے لوگو مسلمان ہو جاؤ کیونکہ محمد ﷺ تو اتنا کچھ دیتے ہیں کہ پھر

133 ————— (رسول اللہ ﷺ کے گھر میں)

احتیاج کا ڈر نہیں رہ جاتا [صحیح مسلم شریف]۔

اس قدر جود و کرم کے باوجود اس امت کے نبی ﷺ کی حالت پر غور فکر کیجئے.....

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ (آنحضرت ﷺ نے مرتے دم تک کبھی میز پر کھانا نہیں کھایا، اور نہ ہی کبھی باریک چپاتی تناول فرمائی) [صحیح بخاری شریف]۔

اور حضرت عائشہؓ نے ذکر کیا ہے کہ (آنحضرت ﷺ ان کے پاس آتے تو کہتے: کچھ ناشتہ کرنے کو ہے؟ جواب دیتیں: نہیں، آپ فرماتے: میں روزے سے ہوں) [سنن ترمذی]۔

اور آپ ﷺ سے یہ بھی ثابت ہے کہ ماہ اور دو ماہ گزر جاتا تھا آپ اور آپ کے اہل خانہ کا گزارا دو کالی چیزوں۔ کھجور اور پانی۔ پر ہوتا تھا [صحیحین]۔

134 ————— (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) صَبْرٌ لِلَّهِ كَيْفَ نَكْهَرُ مِنْهُ

کھانے میں قلت اور خوردنی اشیاء کی کمی کے باوجود بھی آپؐ اپنے بلند اخلاق اور اسلامی آداب کے بنا پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے اور ساتھ ہی کھانا تیار کرنے والے کا بھی شکر یہ ادا کرنا نہ بھولتے، چہ جائیکہ کسی غلطی پر اس کے ساتھ سختی کا معاملہ کرتے، کیونکہ اس کی کوشش ناکام رہی، اور یہی وجہ تھی کہ آپؐ نہ تو کبھی کسی کھانے میں عیب نکالتے، نہ ہی کسی کھانا تیار کرنے والے کو ملامت کرتے، نہ ہی دسترخوان پر موجود کسی چیز کو واپس کرتے اور نہ ہی کسی غیر موجود چیز کو طلب کرتے! آپؐ اس امت کے نبی تھے، آپؐ کا مقصود صرف کھانا اور پیٹ پالنا نہیں تھا، حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: (رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر آپؐ کو پسند آیا تو تناول فرمایا اور اگر نہ پسند ہوا تو چھوڑ دیا) [متفق علیہ]۔

135 ————— لیس ۵۶ رسول اکرم ﷺ کے گھر میں

مختصر طور پر میں شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا قول اپنے ان محترم بھائیوں کے لئے پیش کر رہا ہوں جن کا مقصود صرف کھانا اور پینا ہوتا ہے، فرماتے ہیں:

رہ گئی بات کھانے اور کپڑے کی، تو اس معاملہ میں نبی اکرم ﷺ کا طریقہ سب سے بہتر طریقہ ہے، اور کھانے کے معاملہ میں آپ کی عادت شریفہ یہ تھی کہ آپ کو جو کچھ بھی میسر ہوتا اگر خواہش ہوتی تو کھاتے، اور آپ دسترخوان پر کسی بھی موجود چیز کو واپس نہ کرتے اور نہ ہی کسی غیر موجود چیز کیلئے کسی کو مشقت میں ڈالتے، پس اگر گوشت اور روٹی میسر ہوتی تو کھا لیتے، اگر پھل، روٹی اور گوشت حاضر ہوتا تو بھی تناول فرماتے، اور اگر صرف کھجور یا فقط روٹی ہی ہوتی تو بھی کھا لیتے، اور اگر دو قسم کا کھانا اکٹھا ہو جاتا تو آپ یہ نہ کہتے کہ میں دو قسم کا

136 ————— (بخش 99 رسول اکرم ﷺ کے گھر میں

کھانا نہیں کھاؤں گا، نیز آپ ﷺ کھانے میں لذت اور مٹھاس کی وجہ سے کبھی کھانے سے نہیں رکتے تھے، اور حدیث شریف میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (لیکن میں تو روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، تہجد کی نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، شادیاں کرتا ہوں اور گوشت بھی کھاتا ہوں، پس جو ہمارے طریقے سے اعراض کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے)۔

اللہ عزوجل نے پاکیزہ چیزیں کھانے اور اس پر شکر ادا کرنے کا حکم دیا ہے تو جس نے پاکیزہ چیزوں کو حرام کیا وہ حد سے تجاوز کر گیا، اور جس نے شکر نہ کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا حق ضائع کر دیا، اور رسول اللہ ﷺ کا طریقہ سب سے مناسب اور سیدھا طریقہ ہے، اور اس طریقے سے منحرف ہونے والے دو طریقے پر ہوتے ہیں:

137 ————— 69 رسول اللہ ﷺ کے گھر میں۔

۱- کچھ تو ایسے ہیں جنہوں نے نفسانی خواہشات کی پیروی کی اور واجبات کو قائم کرنے سے اعراض کیا۔

۲- اور کچھ وہ ہیں جنہوں نے پاکیزہ چیزوں کو حرام کر کے رہبانیت ایجاد کر لیا جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا اور نہ ہی اسلام میں رہبانیت - دنیا سے قطع تعلق ہونا - ہے۔

پھر شیخ الاسلامؒ نے فرمایا: ہر حلال چیز پاکیزہ ہے، اور ہر پاکیزہ چیز حلال ہے، پس اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے پاکیزہ چیزوں کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام کر دیا ہے، اور پاکیزہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نفع بخش اور لذت والی ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ہر نقصان دہ چیز کو حرام اور ہر نفع بخش چیز کو حلال کیا ہے۔

پھر شیخ الاسلامؒ نے فرمایا: کھانا، لباس، بھوک اور آسودگی

138 ————— (دس 96 رسول کریم ﷺ کے گھر میں)

کے بارے میں لوگوں کے حالات مختلف ہیں، یہاں تک کہ ایک ہی آدمی کی حالت مختلف ہوتی ہے، لیکن سب سے بہتر عمل وہ ہے جو زیادہ سے زیادہ اللہ رب العزت کی اطاعت پر مبنی ہو، اور صاحبِ عمل کے لئے زیادہ نفس بخش ہو) [مجموع فتاویٰ]۔

دوسروں کی آبروریزی پر دفاع

سب سے بہتر مجلس علم اور ذکر الہی کی مجلس ہوتی ہے، پھر کیا ہی بہترین وہ مجلس ہے جس میں ابن آدم کے برگزیدہ، اس امت کے نبیؐ اپنی پیاری پیاری باتیں اور تعلیم و ارشاد کے ساتھ رونق افروز ہوں، آپ ﷺ کے مجلس کی خوبی اور آپ کے ذات کی صفائی یہ تھی کہ آپ خطا کرنے والے کی اصلاح کرتے، گنوار کو تعلیم دیتے اور غافل کو متنبہ کرتے تھے اور آپؐ اپنی مجلس میں بھلائی ہی کو قبول فرماتے تھے، اگرچہ آپؐ ہر گفتگو کرنے

139 ————— ایک 96 رسول (ﷺ) کے گھر میں۔

والے کی بات کو غور سے سنتے لیکن آپؐ نہ غیبت کو قبول کرتے تھے اور نہ ہی چغلیخوری اور بہتان تراشی سے رضامند ہوتے تھے، اسی لئے آپؐ دوسروں کی طرف سے دفاع کرتے تھے۔

حضرت عتبٰن بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے پھر آپؐ نے سوال کیا (مالک بن خشم کہاں ہیں؟) ایک آدمی نے کہا وہ تو منافق ہے، نہ تو اللہ کو پسند کرتا ہے نہ ہی اللہ کے رسولؐ کو، تو نبی ﷺ نے فرمایا: (اس طرح نہ کہو، کیا تم دیکھتے نہیں اس نے اللہ کی رضا جوئی کے لئے لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ کہا ہے، اور یقیناً اللہ نے اسے آگ پر حرام کر دیا جس نے اللہ کی رضا و خوشنودی چاہتے ہوئے لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ کہا) [متفق علیہ]۔

اور آپ ﷺ جھوٹی گواہی اور حقوق کی پامالی سے ڈراتے تھے

140 ————— (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) رسول اللہ ﷺ کے گھر میں

چنانچہ حضرت ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ سے آگاہ نہ کروں؟) ہم نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسولؐ، آپؐ نے فرمایا: (اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا) آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر بیٹھ گئے اور فرمایا: (آگاہ ہو جاؤ! اور جھوٹی گواہی) پس آپؐ برابر اسے دھراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا: کاش کہ آپؐ خاموش ہو جاتے [متفق علیہ]۔

آپ ﷺ نے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے بے لوث محبت کے باوجود بھی انہیں غیبت سے منع کیا اور اس کے عظیم خطرے سے آگاہ کیا، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے صفیہؓ کے بارے میں کہا کہ وہ ایسی اور ایسی ہیں۔ بعض راویوں نے کہا کہ حضرت عائشہؓ کا اشارہ صفیہؓ کے

141 ————— (بخش 69 رسول اکرم ﷺ کے گھر میں)

پست قدم کی طرف تھا۔ آپ نے فرمایا: (عائشہ! تم نے تو ایسی بات کہہ دی کہ اگر اسے سمندر کے پانی میں ملا دیا جائے تو وہ ابال کھا جائے گا) [سنن ابوداؤد]۔

اور نبی کریم ﷺ نے انسان کو اپنے بھائی کی آبروریزی سے دفاع کرنے پر بشارت دی ہے اور فرمایا: (جو اپنے بھائی کے آبرو سے غیبت کو دفاع کرے گا تو اللہ پر یہ بات اٹل ہے کہ اسے آگ سے آزاد کرے گا) [مسند احمد]۔

ذکر الہی کی کثرت

عبادت اور اللہ عزوجل سے دل لگانے میں معلم اول اور اس امت کے نبی کیلئے ایک بڑی شان تھی، کوئی ایسا وقت نہ گزرتا جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ کا ذکر، تعریف، شکر، اور توبہ و استغفار نہ کیا ہو، جبکہ آپ کے اگلے اور پچھلے سارے گناہوں کو

142 ————— (دیکھ 69 رسول اللہ ﷺ کے گھر میں

اللہ رب العزت نے معاف کر دیا تھا، پس آپ ایک شکر گزار بندہ اور نبی، نیز ثنا خواں رسول تھے، آپ نے اپنے رب کے قدر کو پہچانا تو آپ نے اپنے رب کا حمد بیان کیا، اسے پکارا اور اس کی طرف رجوع کیا، پھر آپ نے وقت کی قیمت کو جانا اور اس سے مستفید ہوئے نیز اس بات کے حریص ہوئے کہ ہر وقت اپنے آپ کو اطاعت اور عبادت میں مشغول رکھیں۔

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اللہ کے رسول ﷺ ہر وقت اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے [صحیح مسلم شریف]۔

اور حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی ایک مجلس میں سو مرتبہ شمار کرتے آپ کہتے تھے: "رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ" [ابو داؤد]۔
(اے میرے رب مجھے معاف فرما، اور میری توبہ کو قبول کر،

143 ————— لائن 69 رسول اکرم ﷺ کے گھر میں

بیشک تو توبہ کو قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔
حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو
کہتے ہوئے سنا:

(اللہ کی قسم میں ایک دن میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ اللہ
سے توبہ اور استغفار کرتا ہوں) [صحیح بخاری شریف]۔

اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ ہم نبی ﷺ کو ایک
مجلس میں سو مرتبہ سے بھی زیادہ شمار کرتے تھے آپؐ فرماتے:
"رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ
الرَّحِيمُ" [رواہ ابو داؤد]۔

(اے میرے رب مجھے معاف فرما، اور میری توبہ کو قبول کر
بیشک تو توبہ کو قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے)۔
ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ کے پاس رسول اللہ ﷺ اکثر

144 ————— (بِسْمِ رَسُوْلِ كَرِيْمٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةُ كَهْرٍ مِثْلُ)

جس دعا کا ورد کیا کرتے تھے وہ یہ ہے:

"يَا مُقَلَّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ"

(اے دلوں کے پھیرنے والے، میرے دل کو اپنے دین پر

ثابت رکھنا) [رواه الترمذی]۔

پڑوسی

کیا ہی بہترین رسول اللہ ﷺ کا پڑوس تھا کیونکہ

آپ ﷺ کے نزدیک پڑوسی کا بہت بڑا مرتبہ اور مقام تھا چنانچہ

آپ ﷺ نے فرمایا:

"مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِيْنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ

سَيُورِثُهُ".

(ہمیں جبریل ہمسایہ کے ساتھ سلوک کرنے کا برابر نصیحت

کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے یہ خیال ہونے لگا کہ وہ پڑوسی

145 ————— (رسول کریم ﷺ) کے گھر میں

کو وارث بنا دیں گے) [متفق علیہ]۔

اور آپ ﷺ نے حضرت ابو ذرؓ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: (ابو ذر! جب تم گوشت پکاؤ تو شور بہ بڑھا دیا کرو اور ہمسایوں کا خیال رکھو)۔

اور آپؐ نے پڑوسی کو تکلیف دینے سے ڈرایا چنانچہ آپؐ نے فرمایا: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَائِقَهُ" [رواہ مسلم]۔

(وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے شر سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ رہیں)۔

نیز پڑوسی کو مبارک ہو کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

"مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنِ إِلَى جَارِهِ"

(جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ

اپنے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرے) [صحیح مسلم شریف]۔

بہترین اجتماعی زندگی

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا معمول یہ تھا کہ جب آپ کو کسی آدمی کے بارے میں کوئی بات پہونچتی تو آپ یہ نہ کہتے کہ فلاں کو کیا ہو گیا ہے؟ بلکہ آپ یہ کہتے کہ: (لوگوں کو کیا ہو گیا ہے ایسی اور ایسی باتیں کرتے ہیں) [سنن ترمذی]۔

اور حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی اللہ کے رسول ﷺ کے پاس داخل ہوا جس پر زعفران کے آثار تھے اور ایسا کم ہی ہوتا تھا کہ آپ کسی کے اندر کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھتے اور اسے کچھ کہتے چنانچہ جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا: (کاش تم اسے کہتے کہ وہ اپنے سے اس اثر کو دھو

147 ————— (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں

ڈالے) [ابوداؤد اور ترمذی]۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں خبر نہ دوں جو آگ۔ جہنم۔ پر حرام ہے، یا وہ شخص جس پر آگ حرام ہے؟ آگ ہر اس شخص پر حرام ہے، جو لوگوں سے قریب تر، صاحب وقار، نرمی برتنے والا، اور بہترین اخلاق سے آراستہ ہو) [سنن ترمذی]۔

حقوق کی آدائیگی

انسان کے اوپر حقوق کی بہتات ہے... یہ اللہ کا ہے، تو دوسرا اہل و عیال پھر تیسرا اس کے نفس کا، اس کے علاوہ اور بہت سے حقوق بندوں کے بھی ہیں، ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ اللہ

148 ————— (بک 69 رسول اکرم ﷺ کے گھر میں

کے رسول ﷺ نے کس طرح اپنے اوقات تقسیم کئے؟ اور کس طرح اپنے شب و روز سے فائدہ اٹھایا۔

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ تین آدمی نبی ﷺ کے گھر آئے اور آپؐ کی عبادت کے بارے میں دریافت کیا، جب انہیں بتلایا گیا تو انہوں نے اس عبادت کو کم سمجھا اور کہنے لگے کہ ہم کہاں اور کہاں نبی ﷺ آپؐ کے تو اگلے پچھلے سارے گناہ بخش دئے گئے ہیں۔ یعنی ہمیں آپؐ سے کیا نسبت۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ میں تو ہمیشہ رات بھر نمازیں ہی پڑھتا رہوں گا، اور دوسرے نے کہا کہ میں تو ہمیشہ روزہ ہی رکھوں اور کبھی بھی افطار نہ کروں گا، اور تیسرے نے کہا کہ میں تو عورتوں سے کنارہ کش رہوں گا اور کبھی شادی ہی نہ کروں گا، اسی وقت رسول اللہ ﷺ آپہنچے اور فرمایا:

149 ————— (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) کے گھر میں

(کیا تم ہی لوگوں نے ایسا اور ایسا کہا ہے؟ اللہ کی قسم میں تم میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور تم میں سب سے بڑھکر پرہیزگار ہوں، لیکن اس کے باوجود میں روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور شادیاں بھی کرتا ہوں تو جو شخص ہمارے طور طریقے سے اعراض کرے وہ ہم میں سے نہیں) [متفق علیہ]۔

صبر و شجاعت

دین کی نصرت اور توحید کی بلندی کیلئے صبر و شجاعت کے میدان میں رسول ﷺ کے پاس ایک گرانقدر سرمایہ تھا اور اللہ تعالیٰ نے جو آپ پر اس معاملے میں انعام کیا تھا وہ بر موقع تھا چنانچہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جہاد فی

150 ————— (الحج 69 رسول اللہ ﷺ کے گھر میں

سبیل اللہ کے علاوہ کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا، کسی خادم کو اور نہ ہی کسی عورت کو) [صحیح مسلم شریف]۔

آپ کی صبر اور ثبات کا مظاہرہ اس وقت ہوتا ہے جب آپ نے کفار قریش اور عظماء مکہ کے سامنے تنہا اس دین کی دعوت کو پیش کیا یہاں تک اللہ تعالیٰ کی مدد آپہنچی، لیکن آپ نے کبھی یہ نہیں کہا کہ میں مخالف قوم کا اکیلے کیسے مقابلہ کروں گا بلکہ آپ کا اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور بھروسہ قائم رہا، اور آپ نے دعوت دین کے مہم کو علی الاعلان پیش کیا اور اس پر جمے رہے، اور آپ عزم و ہمت اور پیش قدمی کے اعتبار سے سب سے بہادر اور آگے تھے۔

آپ نے غار حرا میں سالوں اللہ کی عبادت کی اور آپ ﷺ کو کوئی تکلیف نہ پہنچی، قریش نے آپ سے کوئی جنگ

151 ————— رسول اللہ ﷺ کے گھر میں

وجدال نہ کی، اور نہ ہی طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا، لیکن جب آپ نے توحید اور اللہ کے لئے عبادت کو خالص کرنے کی مہم شروع کی تو سب آپ کے درپے ہو گئے، اور کفار نے آپ کی باتوں سے متعجب ہو کر کہا:

﴿أَجْعَلِ الْآلِهَةَ إِلَهًا وَاحِدًا﴾ [الزمر: ۳].

(کیا اس نے اتنے سارے معبودوں ایک ہی معبود کر دیا)۔

کیونکہ وہ بتوں کو اپنے اور اللہ کے درمیان واسطہ قرار دیتے

تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى﴾ [زمر: ۳].

(ہم ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ یہ

- بزرگ - اللہ کی نزدیکی کے مرتبہ تک ہماری رسائی کر دیں)۔

ورنہ وہ توحید ربوبیت کا اعتراف کرتے تھے، اللہ تعالیٰ کا

152 ————— لائن ۹۶ رسول اکرم ﷺ کے گھر میں

ارشاد ہے:

﴿قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلِ اللَّهُ وَإِنَّا
أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلَىٰ هُدًى أَوْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ﴾ [سبا: ۳۲].

(پوچھئے کہ تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی کون پہنچاتا ہے؟ - خود - جواب دیجئے! کہ اللہ تعالیٰ، - سنو - ہم یا تم یا تو یقیناً ہدایت پر ہیں یا کھلی گمراہی میں ہیں؟)۔

برادر اسلام: غور کیجئے کہ آج کس قدر اسلامی ممالک میں شرک عروج پر پہنچ چکا ہے مثلاً قبروں میں مدفون مردوں کو حاجت روائی کے لئے پکارنا، اللہ تک رسائی کیلئے انہیں وسیلہ بنانا، ان کیلئے نذر و نیاز چڑھانا، ان سے ڈرنا اور امیدیں وابستہ کرنا! یہاں تک کہ شرک میں ملوث ہونے کے باعث انھوں نے اللہ رب العالمین سے اپنا سلسلہ منقطع کر لیا، ارشاد

153 ————— لایسنس ۵۹ رسول (کریم ﷺ) کے گھر میں

باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ﴾ [المائدة: ۷۲].

(یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اور اس کا ٹھکانا جہنم ہی ہے)۔

ہم آپ کے گھر سے شمالی جانب مد مقابل احد نامی پہاڑ کو دیکھیں جہاں ایک بہت بڑا معرکہ پیش آیا اور جس میں رسول اللہ ﷺ کی بہادری، ثابت قدمی اور زخموں پر صبر روزِ روشن کی طرح عیاں ہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کا چہرہ انور خون آلود، دندان مبارک شہید اور سر پھٹ گیا تھا۔

سہل بن سعدؓ آپ کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: (مجھے اچھی طرح یاد ہے، کون رسول اللہ ﷺ

154 ————— (رسول اللہ ﷺ کے گھر میں)

کے زخموں کو دھل رہا تھا، کون پانی ڈال رہا تھا اور کس چیز سے علاج کیا گیا، آپ کی بیٹی فاطمہؓ دھل رہی تھیں، علی ابن ابی طالبؓ ڈھال سے پانی ڈال رہے تھے، جب فاطمہ نے دیکھا کہ پانی سے خون رکنے کے بجائے زیادہ ہوتا جا رہا ہے تو چٹائی کا ایک ٹکڑا لیا اور جلا کر اس کی راکھ کو لگایا جس سے خون بند ہو گیا، آپ کے دندان مبارک شہید، چہرہ زخمی اور سر پر خود ٹوٹ گیا) [صحیح بخاری شریف]۔

اور حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ غزوہ حنین کے موقع پر اللہ کے رسول ﷺ کے بارے میں بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب مسلمان پیٹھ پھیر رہے تھے اس وقت رسول اللہ ﷺ نے اپنے خچر کو کفار کی طرف بڑھانا شروع کیا اور میں اس کا لگام پکڑے ہوئے روک رہا تھا تا کہ آگے نہ بڑھے اور آپ کہہ

155 ————— ۱۵۹ رسول (ﷺ) کے گھر میں

رہے تھے:

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

(میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں)

[صحیح مسلم شریف]۔

بہادر سپاہی، مشہور خیالات کے حامل، اور معروف حوادث والے علی بن ابی طالبؓ اللہ کے رسول ﷺ کے بارے میں کہتے ہیں کہ، جب جنگ کی آگ بڑھک اٹھتی تھی اور دو قوموں کے بیچ مڈ بھیسڑ ہوتی تھی اس وقت ہم رسول اللہ ﷺ کی حفاظت میں لگ جاتے تھے، کیونکہ آپؐ سے زیادہ کوئی اور دشمنوں سے قریب نہیں ہوتا تھا [صحیح مسلم شریف]۔

دعوت کے معاملہ میں اللہ کے رسول ﷺ کا صبر بہترین نمونہ اور مثال بیان کرنے کے قابل ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ایوان

156 ————— (ابن سعد) رسول اللہ ﷺ کے گھر میں

دین کو قائم کر دیا، اور آپ کے لشکر جزیرہ عرب، شام اور ماوراء النہر کا چکر لگانے لگے، بستیوں اور بیابانوں میں داخل ہو گئے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: (یقیناً اللہ کے بارے میں مجھ جیسا نہ کوئی ڈرایا گیا اور نہ ہی مجھ جیسا کسی کو تکلیف پہونچائی گئی، اور کبھی کبھی تو ایسا بھی ہوا کہ تمیں دن گزر گئے ہمارے اور بلال کے لئے کسی ذی روح کو کھانے والی صرف اتنی تھوڑی سی کوئی چیز ہوتی تھی جسے بلال اپنے بغل کے نیچے چھپا لیتے تھے) [سنن ترمذی و مسند احمد]۔

آپ کے پاس کافی مقدار میں مال اور غنیمت آئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بہت سے فتوحات عطا کئے اس کے باوجود بھی آپ نے اس دنیائے فانی سے کوچ کرتے وقت کوئی دینار و درہم نہیں، بلکہ آپ نے وراثت کے طور علم چھوڑا،

157 ————— (کرم) رسول اللہ ﷺ کے گھر میں

اور یہی نبیوں کا میراث ہوا کرتا ہے، پس جو جا ہے اس میراث کو اپنائے اور یہ کیا ہی مبارک ترکہ ہے۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے نہ تو کوئی دینار و درہم چھوڑا اور نہ ہی بکری اور اونٹ، اور نہ ہی آپؐ نے کسی چیز کی وصیت فرمائی [صحیح مسلم شریف]۔

دعائے نبوی ﷺ

دعا ایک عظیم ترین عبادت ہے جس کا اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف پھیرنا بالکل جائز نہیں ہے، دعا ہی سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ بندہ کس قدر اللہ کا محتاج ہے، اور دعا ہی سے اس بات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ بندہ اللہ کے علاوہ تمام تر طاقت اور پناہ سے کس طرح برائے ذمہ ہو جاتا ہے، نیز یہ عبودیت کی نشانی اور

158 ————— (سورہ ابراہیم) رسول اللہ ﷺ کے گھر میں

ذلت کا شعار ہے، اور اسی دعا میں اللہ کی حمد و تعریف کی معنویت، سخاوت اور مہربانیوں کا مظاہرہ ہوتا ہے اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ" [سنن ترمذی]۔
ترجمہ: (دعا ہی عبادت ہے)۔

اللہ کے نبی ﷺ بہت ہی زیادہ دعا گو، خاکسار، اور اللہ کی طرف اپنی محتاجی کو ظاہر کر نیوالے تھے اور آپ ﷺ دعاء میں ایسے الفاظ پسند کرتے تھے جو دیکھنے میں کم اور معنویت کے اعتبار سے زیادہ ہوں۔

اور آپ ﷺ کی دعاؤں میں سے ہے:

"اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي، وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي، وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي إِلَيْهَا مَعَادِي، وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْعَلِ

159 ————— لَئِنْ رَوَاهُ رَسُولُكَ (صلى الله عليه وسلم) كَمَنْ كَفَرَ فِيهِمْ

الْمَوْتُ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ" [رواه مسلم].

ترجمہ: (اے اللہ میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کا نگہبان ہے، اور میری دنیا کو سنوار دے جس میں میری روزی اور زندگی ہے، اور میری آخرت کو سنوار دے جس میں بازگشت ہے، اور میرے لئے زندگی کو ہر بہتری کا سبب بنا دے، اور میری موت کو ہر برائی سے راحت کا سبب بنا)۔

اور آپ سے مروی دوسری دعا یہ ہے:

"اللَّهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَهِ وَأَنْ أُقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أُجْرَهُ إِلَى مُسْلِمٍ" [رواه أبو داود].

(اے میرے اللہ! پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے،

160 ————— (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) رسول اللہ ﷺ کے گھر میں

آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، ہر چیز کے پالنے والے اور اس کے مالک، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، میں اپنے نفس کی برائی نیز شیطان کی شراکت اور اسکی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں کسی قسم کی کوئی برائی کا ذمہ دار اپنے نفس کو ٹھہراؤں، یا کسی مسلمان کو کوئی اذیت پہنچاؤں۔

اور آپ ﷺ کی دعاؤں میں سے یہ بھی ہے:

"اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي

بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ" [رواہ الترمذی].

(اے میرے اللہ! تو میرے لئے اپنی حلال کردہ چیزوں کو اپنے محرمات کے بالمقابل کافی کر، اور مجھے اپنے فضل و کرم سے اپنے علاوہ سے بے نیاز کر)۔

161 ————— (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) کے گہر میں

اور آپ ﷺ نے جو اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں تھیں انہیں
میں سے یہ بھی ہے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الْأَعْلَى .
ترجمہ: (اے میرے اللہ! تو مجھ کو بخش دے، مجھ پر رحم فرما،
اور مجھ کو بلند رفیقوں سے ملا دے) [متفق علیہ]۔

اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے تنگ دستی اور خوش حالی ہر حالت
میں دعا کیا کرتے تھے، عزوۃ بدر کے موقعہ پر آپ مسلمانوں کی
کامیابی اور کافروں کی ناکامی کیلئے دعا کر رہے تھے یہاں
تک کہ آپ کے کندھوں سے آپ کی چادر گر گئی، اور آپ ﷺ
اپنے لئے، اپنے اہل خانہ، ساتھیوں اور تمام مسلمانوں کیلئے دعا
کیا کرتے تھے۔

خاتمہ

بعد اس کے کہ آپ ﷺ کی احادیث، بہترین سیرت، جہاد اور آپ کی ابتلاء و آزمائش کے ذکر نے ہمارے کانوں میں رس گھولا ہم پر نبی کریم ﷺ کے بہت سارے حقوق ہیں جن کا ادا کرنا بہت ضروری ہے تاکہ ہمارے لئے خیر کی تکمیل ہو جائے اور ہم سیدھے راستے پر گامزن ہو جائیں۔

آپ ﷺ کی امت پر آپ کے جو حقوق ہیں ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

- آپ ﷺ پر قول و عمل کے ساتھ ایمان لانا۔
- آپ ﷺ کی خبر دی ہوئی ہر بات کی تصدیق کرنا۔
- آپ ﷺ کی اطاعت کرنا اور نافرمانی سے گریز کرنا۔

163 ————— لیس و ہا رسول (کر) صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں۔

- آپ ﷺ کو اپنا حکم مانتے ہوئے آپ کے فیصلے سے راضی ہونا۔

- آپ ﷺ کو بغیر کسی کمی و زیادتی کے آپ کا مقام و مرتبہ

دینا۔

- آپ ﷺ کو اپنا پیشوا اور نمونہ بنا کر آپ کی اتباع کرنا۔

- آپ ﷺ کو اہل، مال، اولاد، اور تمام لوگوں سے زیادہ

محبوب رکھنا۔

- آپ ﷺ کا احترام، عزت، اور آپ کے لائے ہوئے دین

کی مدد کرنا۔

- آپ ﷺ کی سنت کی طرف سے دفاع، اور اسے لوگوں

کے درمیان زندہ کرنا۔

- آپ ﷺ کے ساتھیوں سے محبت کرنا، ان سے راضی

ہونا اور ان کی طرف سے دفاع کرنا اور ان کی سیرت کو پڑھنا۔

164 ————— (دین و رسالت) ﷺ کے گھر میں

- آپ ﷺ کی محبت میں سے آپ پر درود بھیجنا بھی ہے،

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ [الأحزاب: ۵۶].

ترجمہ: (بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر رحمت بھیجتے

ہیں، اے ایمان والو تم - بھی - ان پر درود بھیجو اور خوب سلام

- بھی - بھیجتے رہا کرو)۔

اور آپ ﷺ کا ارشاد ہے: (تمہارے افضل دنوں میں سے

جمعہ کا دن ہے جس میں آدمؑ پیدا کئے گئے، اسی دن صور پھونکا

جائیگا، اور اسی دن لوگوں پر غشی طاری ہوگی، تو تم اس دن مجھ

پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا سلام مجھ پر پیش کیا جاتا

ہے) ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ جب آپ فنا

165 ————— ۱۵۹ رسول (ﷺ) کے گھر میں۔

ہو جائیں گے تو ہمارا سلام آپ کو کیسے پیش کیا جائے گا؟
 آپ نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ نے زمین پر اس بات کو حرام کیا ہے
 کہ وہ انبیاء کے بدن کو کھائے) [ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا
 اور البانی نے صحیح قرار دیا ہے]۔

جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی امت کو چاہئے کہ آپ کے حق میں
 بخیلی سے نہ کام لیں، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: (بخیل وہ ہے
 جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے)
 [سنن ترمذی]۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا: (جب بھی لوگ کسی مجلس میں بیٹھے
 نہ تو اللہ کا ذکر کرتے اور نہ ہی اپنے نبی پر درود بھیجتے ہیں تو ان پر
 حسرت ہوتی ہے، پس اللہ چاہے تو ان کو عذاب دے اور اگر
 چاہے تو انہیں معاف فرمائے) [صحیح سنن ترمذی]۔

رَبِّكَ وَرَسُولِكَ (كِرْم) صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِه گھر مین

الوداع

اب ہم اس اطاعت و فرمانبرداری پر قائم اور ایمان سے معمور گھر سے کوچ کر رہے ہیں، نبی کریم ﷺ کی سنت نجات چاہنے والوں کے لئے نشان، اور ہدایت کے متلاشی کے لئے راہ ہدایت ہے، نیز اتباع سنت کے معاملہ میں سلف صالحین کی کوشش ہمارے لئے ایک نصیحت آموز سبق ہے، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بہترین رہنمائی اور اچھا نمونہ عطا فرمائے۔

اہل سنت کے امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی کوئی حدیث لکھی اس پر عمل کیا یہاں تک کہ مجھ سے جب یہ حدیث بیان کی گئی کہ نبی ﷺ نے پچھنا لگوا یا اور ابو طیبہ کو ایک دینا ردیا، تو میں نے بھی جب پچھنا لگوا یا تو حجام کو ایک دینا ردیا۔

عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے ہوئے سنا کہ جب بھی مجھے نبی کریم ﷺ کی کوئی حدیث پہونچی تو میں نے اس پر عمل کیا خواہ ایک ہی مرتبہ کیوں نہ ہو۔

مسلم بن یسار نے کہا کہ میں اپنے جوتوں میں نماز پڑھتا ہوں حالانکہ اس کا نکالنا میرے لئے آسان ہوتا ہے، اور اس عمل سے میں صرف نبی کریم ﷺ کی سنت پر عمل کرنا چاہتا ہوں۔

برادران محترم آخر میں آپ کیلئے ایک بہت ہی پر عظمت حدیث پیش ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: (میری امت کا ہر فرد جنت میں داخل ہوگا مگر جس نے انکار کیا) صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون ہے جو انکار کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: (جس نے میری فرمانبرداری کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس

168 ————— (پہنچ 69 رسول اللہ ﷺ کے گھر میں)

نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا) [صحیح بخاری شریف]۔
 اے اللہ ہمیں اپنے نبی ﷺ کی محبت، اور آپ کی اتباع
 کرنے کی توفیق عطا فرما، نہ تو ہم بھٹکے اور نہ ہی ٹھکائے گئے
 ہوں، اے اللہ تو ہمارے نبی محمدؐ پر رحمتیں نازل فرما جب تک کہ
 راتوں اور دنوں کا سلسلہ جاری رہے، اور جب تک نیک
 بندے تیرا ذکر کرتے رہیں، اے اللہ تو ہمیں ہمارے پیارے
 نبی محمدؐ کے ساتھ جنت الفردوس میں جمع کرنا، آپ کے
 دیدار سے ہماری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانا، اور آپ کے
 حوض کوثر سے ہمیں ایسا پلانا کہ اس کے بعد پھر کبھی پیاسے نہ
 ہوں۔

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ.



آج عالم کفر کا نشانہ مسلمان گھرانہ ہے

آئیے.....!

اسے عالم کفر کے حملوں سے بچانے کی منصوبہ بندی
کریں..... اپنے گھروں کو رسول اللہ کے گھر کی مانند
بنانے اور جہنم سے بچانے کی کوشش کریں۔

اللہ کی رضا اور ثواب کے حصول کیلئے

اس کتاب کو

عوام میں زیادہ سے زیادہ پھیلانے کے لیے ادارہ فری
تقسیم کرنے کے خواہشمندوں سے خصوصی تعاون کریگا

ان شاء اللہ



دَارُ الْإِبْتِلَاحِ

کتاب و سنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ